شجرة الأشراف ؑ

ادارہ صوت ہادی

شیخوشریف

ا

رسالة

تعلیمات سلسلہ قادریہ غوثیہ شیخو شریف

مع

شجرۃ الأشراف

مختصراً

مؤلفة

سید سید علی ثانی جیلانی

ادارہ صوت ہادی شیخو شریف ضلع اوکاڑہ

Marfat.com

۲۹۷،۶۸۲
۹۵ س ت

اِنتباہ

اگر کوئی صاحب اس شجرۃ الأشراف کے حوالہ جات یا کسی پیراگراف کو کسی بھی سطح پر تحریری اشاعتی طور پر استعمال کرنا چاہے تو اسکے لئے اِدارہ صوت ہادی سے تحریری اجازت لینا ضروری ہوگا۔ بصورت دیگر اِدارہ کاپی رائیٹ ایکٹ کے تحت اپنا قانونی حق محفوظ رکھتا ہے۔

۹۸۸۹۵

☆☆☆

نام کتاب ______ تعلیمات سلسلہ قادریہ غوثیہ شیخو شریف مع شجرۃ الأشراف

مؤلف ______ سید سید علی ثانی جیلانی

معاون تحقیق وتحریک ______ سید افضال حسین گیلانی

نظر ثانی ______ ڈاکٹر دوست محمد شاکر پنجاب یونیورسٹی لاہور

کمپوزنگ ______ سید عون الحسن غازی گیلانی

اہتمام ______ چوہدری محمد انور و محمد علی قادری

تاریخ اشاعت ______ یکم رمضان ۱۴۲۴ھ / ۲۷ اکتوبر ۲۰۰۳ء

تعداد ______ ۵۰۰

مطبع ______ ظفر بشیر پرنٹرز ساہیوال

قیمت ______ ۱۰۰ روپیہ

☆

اِدارہ صوت ہادی شیخو شریف ضلع اوکاڑہ

Marfat.com

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	پیش آہنگ از سید افضال حسین گیلانی	8
2	مقدمۃ الکتاب از مؤلف کتاب	17
3	وضو	23
4	طہارت	24
5	ارکان ایمان	24
6	ارکان اسلام	25
7	صفات مومن	26
8	راہ نجات	26
9	معرفت	27
10	انابت	27
11	ارادت	27
12	ذکر وفکر	28
13	صبر وشکر	28
14	فنا وبقا	29

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
15	توبہ	29
16	ورع	30
17	رجا	30
18	احسان	31
19	محبت واخلاص	31
20	توکل وقناعت	32
21	صحو وسکر	33
22	صوم وصمت	33
23	مجاہدہ ومشاہدہ	34
24	حسد وایثار	34
25	تہجد	35
26	مراقبہ	35
27	ذکر دوام	36
28	فکر تام	36
29	نفی اثبات	36
30	اسم ذات	36
31	پاس انفاس	37
32	حلقہ ذکر	37
33	صلوٰۃ غوثیہ	37
34	استخارہ	37
35	درود تاج شریف	38

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
36	درود غوثیہ	43
37	دعائے قطب	44
38	دعائے غوثیہ	45
39	مزید دعائیں	46
40	وظیفہ شیأللہ	48
41	قصیدہ غوثیہ	49
42	بارہ امام	59
43	مزید دعائیں	61
44	دعائے سیفی	62
45	درود قادریہ	63
46	اسماء الحسنیٰ	64
47	اسماء نبی ﷺ	67
48	اسماء علی المرتضیٰؓ	68
49	اسماء غوث اعظمؒ	70
50	یازدہ اسماء غوث اعظم	72
51	فقرنامہ از امام حیدر بخش	73
52	سی حرف از سید حسن بخش المعروف حسنین سائیںؒ	76
53	مختصر سوانح حیات پیران سلسلہ قادریہ	80
54	ملفوظات پیران سلسلہ قادریہ	107
55	عکس شجرہ طلبیہ	117

Marfat.com

سببِ تالیف و انتساب

اُنکی آنکھیں یہ کہہ رہی ہیں عدمؔ
ہم پہ تصنیف اِک کتاب کرو

☆☆☆

فرمان غوث اعظم

التصوف مبنی علی ثمان خصال السخا لإبراهیمؑ والرضا لإسحقؑ والصبر لأیوبؑ والاشارة لزکریاؑ والغربة لیحییٰؑ ولبس الصوف لموسیٰؑ والسیاحة لعیسیٰؑ والفقر لمحمد ﷺ۔

تصوف آٹھ خصلتوں پر مبنی ہے۔ سخاوت ابراہیمؑ پر، رضا اسحقؑ پر، صبر ایوبؑ پر، مناجات زکریاؑ پر، غربت یحییٰؑ پر، خرقہ پوشی موسیٰؑ پر، تجرد عیسیٰؑ پر، اور فقر محمد ﷺ پر۔

☆☆☆

Marfat.com

پیش آہنگ

الحمد لِلّٰہ ، شجرۃ الاشراف کا مکمل و مجمل مسودہ میرے پیشِ نظر ہے۔ بلاشبہ یہ میرے خوابوں کی تعبیر، میری دعاؤں کی قبولیت کی سند اور میرے قبلہ و کعبہ، مرشد و مربی والدِ گرامی کی مسعود خواہش کی تکمیل ہے۔ اس شجرہ کے اختصار کو دیکھتے ہوئے میں خود حیرت اور خوشی کی کیفیت میں کھو جاتا ہوں کہ ان چند صفحات کی تحریر و تحقیق اور تدقیق و تدوین گذشتہ تیس سال پر محیط ہے !۔ لیکن اسکی جامعیت اور اجمال کو دیکھ کر غلو اور تعلّی کے تمام تار و پور بکھر جاتے ہیں اور یقین پختہ ہو جاتا ہے کہ۔ ''ایں سعادت بہ زورِ بازو نیست ' تا نہ بخشد خدائے بخشندہ''۔ اور خدائے بخشندہ نے یہ

سعادت میرے لختِ جگر سید علی ثانی کو بخشی ہے۔ جس نے میری تحقیقات کی جمع بندی کی اور ان کو ضابطۂ تحریر سے آراستہ کیا۔

۱۹۷۲ء میں جب میں نے حیاتِ سید محمد سائیں کا مسودہ مکمل کر کے برادر محترم سید مراتب غوثؒ کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے بکمال مہر و محبت سے قبول فرماتے ہوئے مجھے آئندہ اسی شجرہ طیبہ کی تصحیح و تحقیق کا احساس دلایا اور حضور والد گرامیؒ کا فرمان یاد کروایا۔ تب سے لیکر اب تک اسی کام پر مامور ہوں۔ اور پریشان و پشیمان تھا کہ الٰہی! اس کار خیر میں تساہل کیوں واقع ہو رہا ہے۔ اور آج یہ عقدہ کھلا کہ مشیتِ الٰہی یونہی تھی کہ اس کار عظیم (ہاں میرے لئے یہ کارِ عظیم ہی ہے) کی تکمیل میرے پسرِ نیک اختر کے ذمہ تھی جسکا آغاز میں نے عہد پسرک میں کیا تھا۔

ایک مؤلف یا مصنف کو تحقیق و تدقیق کے کیسے کیسے خارزاروں سے گذرنا پڑتا ہے۔ یہ تو وہی جانتے ہیں جنکو ایسے امور سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس پر اپنی عقیدت اور بیعت کے واسطوں کی تحقیق تو اور بھی مشکل کام ہے۔ میرے پیرؒ و مرشد حضرت قبلہ سید محمد حسین سائیں گیلانیؒ سے لیکر جناب سرور عالم و عالمیان پناہِ امت و اتقیاں ﷺ تک ۴۴ واسطے ہیں۔ جن میں کئی جگہ اِشکال و تضاد تھا کہیں القاب و اسماء میں ترادف تھا تو کہیں کہیں ترتیب وادوار میں الجھاؤ بن گیا تھا۔ ان چوالیس واسطوں کو اگر اَدوار پر تقسیم کیا جائے تو چار دور بنتے ہیں۔ پہلا دور سرکار دو عالم ﷺ سے لے کر جناب غوث اعظم سرکار بغدادؓ، دوسرا دور سرکار بغداد سے لے کر جناب بندگی سید محمد غوث حلبی اچویؒ تیسرا دور بندگی سرکار سے لے کر بانی شیخو شریف سید حسن بخش المعروف داتا حسنین سائیں گیلانیؒ تک اور چوتھا دور حسنین سائیں سے لیکر میرے پیر و مرشد سید محمد حسین سائیںؒ گیلانی تک ان ادوار میں سے یہ چوتھا میرے لئے کارِ

Marfat.com

فرہاد کی حیثیت رکھتا تھا۔ وہ اس لئے کہ برصغیر پاک و ہند میں تشریف لانے والے میرے پہلے پیرو مرشد بندگی محبوب سبحانی سرکار اور ان کے بڑے صاحبزادے سید عبدالقادر ثانی کے علاوہ آئندہ کسی بھی بزرگ کے حالات و تعارف برصغیر کے کسی بھی مستند و محقق تذکرہ میں نہیں ملتے۔ اللہ بہتر جانے کہ یہ تذکرہ نویسوں کا اعراض گریز ہے یا ان بزرگوں کے پسماندگان کی کوتاہی اور چشم پوشی خصوصاً بالا پیر سرکارؒ سید محمد غوث گیلانی ستگھروی کی اولاد امجاد اور خلفاء و تلامذہ کے بارے میں تو ہر تذکرہ نویس بالکل خاموش اور غریب ہے۔ لہذا یہاں پہنچ کر مجھے خاصی دقتوں کا سامنا رہا بہر حال اللہ پاک کا ہزار ہزار لاکھ لاکھ بلکہ کروڑ کروڑ شکر ادا کروں تو بھی کم ہے کہ اس خالق اکبر نے میری صحیح سمت میں راہنمائی فرمائی اور یہ مشکل آسان کی اور سلسلہ عالیہ قادریہ شیخو شریف کا ایک صحیح اور مستند ترین نسخہ اہل عقیدت و محبت کی خدمت میں پیش ہے۔ میں اپنی بے بضاعتی کے باوجود پُر امید ہو کر پورے اعتماد سے اس شجرہ کی تصدیق کرتا ہوں اور عقیدت مندوں کی روحانی تالیف کیلئے نذر کرتا ہوں۔

تحقیق و تدقیق اور روائیت و درائیت کا میدان تو نہایت وسیع ہے۔ تاہم اہل فکر و دانش کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اگر اس میں کوئی سقم یا سقوط دیکھیں تو اصلاح کا حق ان کو حاصل ہے۔ اعتراض برائے اعتراض یا عناد کی بجائے اگر وہ اپنی تحقیقات کو معرض تحریر میں لے آئیں تو بہتوں کا بھلا ہو گا۔

اسکے ساتھ ہی میں خصوصاً اولاد حسنین سائیں اور عموماً اولاد بندگی محمد غوث اچویؒ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ہم اپنی تحقیق پہلے میدان اشاعت میں لے آئے ہیں۔ اگر انکے پاس اس سے بہتر اور برتر تحقیق ہے (بلکہ یقیناً اور اغلباً ہے جس سے وہ نہ تو کوئی خود استفادہ کرتے ہیں اور نہ کسی دوسرے کو ہی اسکا موقع دیتے ہیں) تو وہ

میدان اشاعت میں لے آئیں۔زبانی کلامی اعتراضات کا کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا بلکہ تلخیاں بڑھیں گی۔ بہت سا قلمی مواد مذکورہ صدر بزرگوں کی اولاد کے پاس دیمک کی خوراک بن رہا ہے۔جس کے ثبوت میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ پیر سید مشکور حسین گیلانی مدظلہٗ بن سید منظور حسینؒ گیلانی صدر نشین شیخو شریف اور جناب سید مظہر حسنین مدظلہٗ بن سید غلام حسنؒ (م ۲۵ شعبان ۱۳۹۹ھ) شیخو شریف نے اس احقر کو شرف پذیرائی بخشا ہے اور بہت سے مسائل میں اس عاجز راقم سطور کی راہنمائی فرمائی ہے تو پھر دوسرے زندہ سلامت صاحبزادگان کو کیسے تہی دامن سمجھوں جناب سید مشکور حسین سائیں نے تبرکاً مجھے ایک وثیقہ کی زیارت کروائی ہے جو سرکار عبدالرزاق پاکؒ المعروف زلفاں والی سرکار کی صدر نشینی کے بارے میں ایک اہم تاریخی اور قلمی تحریری حوالہ ہے۔اور اس پر اکابر پیران شیخو شریف کے دستخط موجود ہیں۔ اس مخطوطہ پر رقم سن ہجری اور عیسوی سے مجھے سنون کے تعین میں خاصی مدد ملی ہے۔ اور میں آنجناب کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔اس مختصر سے کتابچہ میں ذوق تصوف کے متلاشی طلبہ کیلئے تمام بنیادی معلومات وضروریات موجود ہیں۔ یہ سلسلہ قادریہ کے ابتدائی اوراد و اذکار ہیں ان کو جانے بغیر کسب فیض ممکن نہیں۔لہذا مولویانہ نکتہ چینی سے بالاتر ہوکر ان کا بغور مطالعہ طالبان کے لئے یقیناً فائدہ مند ہے۔کامل پیر کی تلاش میں لوگ عمر عزیز کا بہترین حصہ گذار دیتے ہیں جبکہ کامل مرید بننے کیلئے اپنی ذات پر توجہ بالکل نہیں دیتے اور محرومِ منزل رہ جانے کی یہی وجہ ہے۔

☆☆☆

اپنے پیران سلسلہ کا تعارف ایک کامل مرید کیلئے بنیادی شرط ہے۔اصل مقصود پاکیزہ نہاد بزرگوں کی تعلیمات ہوتی ہیں۔یعنی ملفوظات' ارشادات' اوراد' وظائف

Marfat.com

اور رسوم عبادت۔ نسبی حالات پر تحقیق ایک ثانوی چیز ہے۔ حالات کی نسبت تعلیمات پر زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ اور یہی مشیت الٰہی ہے' یہی اسلوبِ قرآن ہے۔ قرآن کا صالحین خصوصاً انبیآء و مرسلین کے بارے میں یہی طرز بیان ہے۔ کہ دیکھو اللہ کے بندوں کی شخصیت' کردار اور تسلیم و اطاعت کیسی ہے -؟ قرآن انکے نسب و حالات پر بحث نہیں کرتا۔

اپنے پیران سلسلہ سے فیض حاصل کرنے کیلئے' ایک بہت ضروری بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ ان اکابر مشائخِ سلسلہ کے بارے میں از خود پیدا ہونے والے یا کسی بھی بدعقیدہ شخص کی طرف سے دل میں ڈالے گئے ظن و گمان اور بے ہودہ خیالات سے اپنے دل و دماغ کو پاک وصاف رکھنا از حد ضروری ہے۔ پیرانِ سلسلہ قادریہ کے بارے میں اکثر لوگ مسالک کے مسائل کا شکار ہیں۔ مسلک و مذاہب ایک الگ بحث کے متقاضی ہیں۔ یہاں صرف یہ بتانا ضروری ہے کہ مشائخِ قادریہ اول تا آخر تمام مسالک و مذاہب کے فقہی علوم پر مکمل و یکساں دسترس رکھتے تھے۔ اس مکمل عبور کے باوجود وہ خود صرف اور صرف فقہ حنفیہ کے قائل تھے۔ فقہ کے تمام مذاہب کی رائے اور اختلافِ رائے کے علوم پر مکمل عبور کو ان کا تفاخرِ علمی تو قرار دیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ انہیں کسی ایک ہی مذاہب کا مؤید و مبلغ کہا جائے۔ اس کے بعد یہ جاننا بھی از حد ضروری ہے کہ چہار مکاتبِ فکر و دانش یعنی حنفی ' مالکی' شافعی ' حنبلی کے علاوہ وہ کسی پانچویں فقہ کو درخور اعتنا ہی نہ سمجھتے تھے چہ جائے کہ ان مقدس اور پاکیزہ نفس ہستیوں پر شعیت' اثنا عشریت یا کہ باطنیت کا لیبل چسپاں کیا جائے۔ اب اگر ان نفوسِ قدسیہ کے بعد ان کے پیروکار اور ان کے مرید ہونے کا دعویٰ کرنے والے' کوئی الگ طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں (اور یہ طرز عمل سراسر دین اسلام کے

Marfat.com

خلاف بھی ہو) تو یہ انکی اپنی چوہدراہٹ اور حلوے مانڈے کا رولا ہے۔ اس سے وہ عارفانِ حق بری الذمہ اور پاک ہیں۔

☆☆☆

ازبس ضروری ہے کہ قصیدۂ خمریہ کے بارے میں بھی کچھ عرض کروں۔ اس الہامی کلام کی تمام اولیائے وقت نے اپنے اپنے عہد میں پرزور تائید فرمائی اور اکثر علماء و فضلاءِ امت نے اسی امر پر اتفاق کیا ہے۔ بلکہ سلسلۂ قادریہ کی تمام سلاسل پر فضیلت کو تسلیم کیا ہے اور یہ بھی اقرار کیا ہے کہ اس سلسلے کے مریدین دیگر سلاسل کے مریدین پر فوقیت رکھتے ہیں۔ سلسلہ نقشبندیہ' چشتیہ' نظامیہ' سہروردیہ وغیرہ کے اکابر مشائخ نے اپنے اپنے مریدین میں جناب غوث اعظمؓ اور آپکے سلسلہ عالیہ کی فضیلت اور افضیلت کی تسلیم وتعمیل کی ہدایت کی ہے۔

قصیدہ غوثیہ کی حضور غوث پاکؒ سے نسبت کے بارے میں بعض کورذوق و کور باطن لوگوں نے شک کا اظہار کیا ہے۔ اور بعض نے بغض و جہالت کی بنا پر اس کی عربی پر اعتراضات کیے ہیں ان اعتراضات کے مسکت جوابات اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ نے رسالہ "الذمزمہ القمریہ" میں دیئے ہیں۔ محققین یہ علمی رسالہ ملاحظہ فرمالیں۔ میں اس بارے صرف اتنا عرض کروں گا کہ قصیدہ شریف کے بے مثال اثرات اس پر شاہدِ عادل ہیں کہ یہ سرکار غوثیت مآب کا کلام ہے۔

قصیدہ غوثیہ کو جس طرح زمانۂ قدیم سے اولیاء اللہ پڑھتے اور پڑھواتے آئے ہیں' اسی طرح اس نورانی کلام کے رموز و غوامض کو سمجھنے سمجھانے کی خاطر جلیل القدر علماءِ کرام اور اولیاءِ عظام نے اس کے ترجمے اور شرحیں لکھنا بھی باعث ثواب وسعادت سمجھا ہے اور یہ لامتناہی سلسلہ آج تک جاری ہے۔ مشتِ ازخروارے یہاں

Marfat.com

صرف ایک ترجمہ کا ذکر کرتا ہوں، جو مطبع عزیزی معروف بہ احمدی دہلی سے باہتمام سید ظہیر الدین عرف سید احمد نبیسہ حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ متوفی ۱۲۳۳ھ طبع ہوا۔ اور اسکے ابتدئیہ میں سید احمد صاحب نے جو فوائد درج کئے ہیں بہ قارئین کے ملاحظہ کیلئے پیش کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں کہ قصیدۂ متبرکہ غوث پاکؒ فرزند صاحبِ لولاک ﷺ جو کہ آپ نے حالتِ جذبات میں زبان گوہر فشاں سے فرمایا ہے، بہت خاصیتیں رکھتا ہے۔

اول: یہ کہ جو اس کو ہر روز گیارہ مرتبہ پڑھے، اللہ کا محبوب و مقبول ہو۔

دوم: یہ کہ جو اس کا ورد کرے اس کا حافظہ ایسا ہو جائے کہ جو کچھ پڑھے یا سنے، یاد رہے۔

سوم: یہ کہ اس کے پڑھنے سے عربی کی استعداد زیادہ ہو۔

چہارم: یہ کہ جس مقصد کے لئے چالیس روز پڑھے، چلہ نہ گذرے کہ اس کا مقصد حاصل ہو جائے۔

پنجم: یہ کہ جو شخص اسکو اپنے پاس رکھے اور ہر روز تین مرتبہ پڑھے اور جو پڑھنا نہ جانتا ہو دوسرے سے پڑھوائے اور چپ ہو کر سنے اور اعتقاد سے ہر صبح اس کو دیکھے، انشاء اللہ تعالیٰ حضرت غوث الثقلینؒ کو خواب میں دیکھے اور امراء و بادشاہ کا مقبول ہو۔

ششم: یہ کہ جس نیت اور مقصد کے واسطے پڑھے مراد حاصل ہو۔ لیکن چاہیے یہ کہ اعتقاد درست ہو اور شروع سے پہلے کچھ شرینی پر فاتحہ حضرت غوث پاکؒ کی دے اور پڑھنے سے پہلے درود شریف غوثیہ پڑھے۔

شجرۃ الاشراف کے بارے احقر اتنا اور عرض کرے گا کہ پیرانِ سلسلہ قادریہ کا یہ تذکرہ اگرچہ مختصر ہے تاہم مجمل و مستند ہے۔ اور ایسی معتمد بنیاد ہے جس پر کوئی مصنف یا مولف بھی اپنی نگارشات کا قصر تعمیر کرنا چاہے تو --- تا اوج ثریا انشاء اللہ کوئی کجی پیدا نہ ہوگی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ادارہ سے تحریری اجازت حاصل کرنا لازمی ہوگا۔

اس کتابچہ میں دو منظوم سی حرفیاں بھی شامل ہیں۔ جو داتا حسنین سائیں اور امام حیدر بخش سائیںؒ کی تصنیف ہیں۔ یہ نظمیں دونوں باپ بیٹے کی شاعرانہ صلاحیتوں کے علاوہ تصوف کے اعلیٰ مراتبِ تمکین کی نشاندہی بھی کرتی ہیں۔ اور پیرانِ شیخو شریف کی محبوب و مرغوب روحانی غذا ہیں' احقر نے تحقیق عمیق اور مسلسل غور و فکر سے ان نظموں کو حشو و زوائد سے پاک کرنے کی کوشش کی ہے۔ طالبان سلسلہ قادریہ کیلئے تاکید مزید یہ ہے کہ ان اوراد و وظائف کو حرز جان اور معمول بنانے کے ساتھ ساتھ انکے مطالب و مفاہیم پر غور و غوض کریں اور تدبر بھی لازمی اختیار کریں تا کہ تزکیہ و تصفیہ کے ساتھ ساتھ ظاہری فوائد بھی حاصل ہوں۔

اور ـــــــ اب ادعیہ نیم شب کے ساتھ پیش آہنگ سطور پر مشتمل یہ مسودہ' واپس اپنے قرار جان و دل سید علی ثانی کو ' نظرِ ثانی کیلئے تفویض کرتا ہوں کیونکہ اس کام میں انکی کد و کاوش مجھ سے زیادہ ہے۔ اور بلاشبہ پنجاب یونیورسٹی کے طالب علم کی حثیت سے جو مواقع اور وسائل ان کو حاصل ہیں مجھے نہیں۔

آخر میں اپنے مالک و خالق' اللہ غفور الرحیم کی بارگاہِ عزت پناہ میں سوال کرتا ہوں کہ اے زندہ' اے توانا' یا حی یا قیوم' تیری رحمت سے فریاد چاہتا ہوں کہ ایک پلک جھپکنے کی ساعت کیلئے بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرا سب حال درست فرما...... ! اے علیم و خبیر میرے باطن کی ہر پوشیدگی تجھ پر عیاں ہے۔ پس میری پردہ

Marfat.com

پوشی فرما، مجھے بخش دے۔تو میری ہر حاجت پوری کرنے والا ہے۔اب میں اور کونسی دعا مانگوں ؂

سب کچھ تو میں نے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ مرے اس دعا کے بعد

فصلی الله تعالی علی خیر خلقه و حبیبه محمد ﷺ وآله الطاهرين و أصحابه الراشدين برحمتك يا ارحم الراحمين.

الراقم

افضال حسین گیلانی شیخوشریف

السبت ۴ صفر المظفر ۱۴۲۳ھ

ہفتہ 21 اپریل 2002 ع

Marfat.com

مقدمۃ الکتاب

الحمد لله رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر البریۃ وعلی آلہ وأصحابہ الکاملین۔

آج تک تصوف کی جتنی بھی تعریفیں (Definitions) ہوئی ہیں اِن میں اگر اس کا بھی اضافہ کرلیا جائے تو کچھ بے جا نہ ہوگا کہ "تصوف" نبی کریم ﷺ کی نبوت سے پہلے کی زندگی ہے، کم وبیش چالیس سال کے طویل عرصہ پر پھیلی ہوئی جو تیئس سالہ عصر نبوت کی خدمت ہے۔ اس پر حضرت مجدد الف ثانی ؒ کا یہ قول بھی دلیل ہے کہ "تصوف شریعت کا ادنیٰ سا خادم ہے"۔

دراصل تصوف اور شریعت ایک ہی چراغ کی روشنی کے دو رُخ ہیں

Marfat.com

ایک سراسر کامل اخلاص اور مکمل جستجو کا نمونہ، دوسرا تبلیغ و دعوت ، ایک انسانیت کی اعلیٰ ترین مثال، دوسرا نبوت کا نور جمال ، ایک صدیق اکبرؓ وعلی المرتضیٰؓ کی رفاقت، دوسرا فاروق اعظمؓ اور عثمان ذوالنورینؓ کی صحبت پہ مبنی، ایک دعوت اور غور وفکر دوسرا عمل واشاعت ! ۔

یہ دونوں اپنی اپنی جگہ ایک (Dogma) کی حیثیت رکھتے ہیں ۔جن پر کامل ایمان انسان کو عام انسانیت سے ممتاز کر دیتا ہے اور انسان کو وہ مقام نصیب ہو جاتا ہے جو اس کا مقصود ہے۔اس پر حضرت علیؓ کا یہ قول شاہد ہے (من عرف نفسہ فقد عرف ربہ)۔

انسانوں کو خطاب یا أیھا الناس إن خلقنا کم من ذکر و أنثیٰ نے سب امتیازات مٹا کر اس پر إن أکرمکم عند اللہ أتقی کم کی مہر ثبت کر دی۔مگر قانون کی ایک شق باقی رہی فاذکروانی أذکر کم ، اس حکم کے تحت ایک طبقہ انسانوں میں سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔

مذکورہ بالا قانون انبیاء کیلئے نہیں ان کے لئے ان کے رب کی یہی مہربانی ہے کہ تلك الرسل فضلنا بعضھم علی بعض. اور اس سے بھی ایک اعلیٰ وارفع قانون نبی ﷺ کی ذات گرامی کے لئے ہے و رفعنا لك ذکرك ۔یہ الگ ہونے والا طبقہ وہ ہے جس نے فاذکروانی کی شرط کو پورا کیا اور أذکرکم کا (Award) انعام حاصل کیا۔

اس رسالہ میں ایک باب ان نفوس قدسیہ کے ذکر پر مشتمل ہے جن کے عقیدہ کی (Orthodoxy) نے انکو اس مقام پر فائز کیا۔ اگرچہ یہ چند صفحات انکے شایان شان نہیں ایسے دس دفتر بھی اس کے متحمل نہ ہوسکیں گے،اور پھر میرے جیسا کم علم ان

Marfat.com

کے احوال و مناقب کیا بیان کرے گا بقول شاعر

؎ ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

مگر یہ وابستگان سلسلہ قادریہ شیخو شریف کے لئے باعث تسکین ضرور ہو گا۔

☆☆☆

بزرگوں کی تعلیمات دو طرح پر مشتمل ہوتی ہیں۔ایک ان کے اوراد و وظائف اور اشغال و اذکار، دوسرے ان کے ملفوظات اور پند و نصائح، ان کے ملفوظات میں اک تبلیغ کا پہلو ہوتا ہے جن پر عمل کر کے انسان اپنی ظاہر داری درست کرتا ہے اور ان کے اوراد و وظائف انسان کی باطنی طہارت اور قرب الٰہی کا باعث ہوتے ہیں۔

اس سلسلہ طریقت کی تبلیغ و اشاعت کو ہر دور میں اہمیت حاصل رہی اور سلف صالحین اس کو اپنی سعادت سمجھتے رہے۔

کیونکہ یہ اس شیخ سے منسوب ہے جس کا یہ فرمان ہے۔

؎ أفلت شموس الأولين وشمسنا
أبدا على أفق العلىٰ لا تغربُ

مریدین سلسلہ قادریہ تو تھے ہی مگر دوسرے سلاسل کے مشائخ نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ان میں ایک نام سرفہرست آتا ہے۔حضرت خواجہ محمد حسینی بندہ نواز گیسوئے دراز قدس اللہ سرہ آپ کا سلسلہ نسب بائیس واسطوں سے امام حسینؓ تک پہنچتا ہے۔آپ ۴ رجب المرجب ۷۲۱ ہجری جمعرات کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ایک سو

چار سال کی عمر شریف میں ١٦ ذیقعدہ ۸۲۵ ہجری کو وصال فرمایا ۔ آپ حضرت نصیر الدین محمودؒ چراغ دہلوی کے وصال کے بعد سلسلہ عالیہ چشتیہ کے خلیفہ نامزد ہوئے۔ آپ کی گراں مایہ تصانیف محتاج تعارف نہیں اگر یہ کہا جائے کہ برصغیر میں شریعت اسلامیہ اور طریقت محمدی ﷺ کا صحیح اور حقیقی شعور دینے کی جو سعادت آپ کے حصہ آئی کسی کو نصیب نہیں تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔ حضور جناب غوث الثقلینؓ کے الہامی رسالہ ''رسالہ غوث اعظم'' کی شرح ''جواہر العشاق'' موصوف کی گراں قدر تصنیف اور طریقت قادریہ کی عظیم ترین خدمت ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔

اور آخر میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ چند باتوں کی وضاحت پیش کروں:

اول : کہ یہ رسالہ سلسلہ عالیہ قادریہ شیخویہ کے ابتدائی مریدین کے لئے اور اس سے نسبت رکھنے والوں کے لئے ترتیب دیا گیا ہے جس کا مقصد مریدین کو اپنے مشائخ کے حالات سے آگاہی دلانا ہے تاکہ وہ ان کے مبارک اسماء اور چیدہ چیدہ تعلیمات سے روشناس ہو سکیں۔ بزرگوں سے روایت ہے کہ شجرہ طریقت کو روزانہ پڑھنا نہ صرف اجر و ثواب کا موجب ہے بلکہ سلسلہ سے اتصال کا بین ثبوت ہے۔

دوم : شاید کئی لوگوں کو اس بات پر اعتراض ہو کہ کئی بزرگوں کے نام اس میں چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ تو عرض ہے کہ یہ پیران سلسلہ قادریہ کے ان مشائخ کا ذکر ہے جن کے واسطے سے احقر العباد مؤلف کی بیعت نبی ﷺ تک منتہی ہوتی ہے۔ کئی جگہ ان کے بعض خلفاء کا ضمناً ذکر کیا گیا ہے۔

سوم : بزرگوں کے سنون ولادت و وفات میں ہر ممکن احتیاط برتی گئی ہے جن کی تواریخ میں اختلاف تھا ان کے وہ سنون درج کئے گئے ہیں جو روائیت اور درائیت دونوں کے لحاظ سے زیادہ معتبر ہیں۔

چہارم : حضرت معروف کرخیؒ سے اوپر شجرہ دو طرح سے ہے۔ ایک امام علیؒ رضا کے توسل سے اور دوسرا حضرت داؤودؒ طائی سے، کچھ لوگ اس پر بضد ہیں کہ حضرت داؤودؒ طائی کا واسطہ حذف کر دیا جائے اور شجرہ صرف ائمہ اہل بیت کے توسل سے ہو۔ جو نہ صرف ان کا تشیع پن ہے بلکہ انکی کج روئی کی واضح دلیل ہے اور امام علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی سنت من علمنی حرفاً صرت له عبداً کے بھی خلاف ہے۔ حالانکہ معروفؒ کرخی کی بیعت امام رضاؒ اور داؤدؒ طائی دونوں سے ثابت ہے۔

جبکہ کچھ صاحبان سرے سے ائمہ اہل بیت کے واسطوں کے ہی خلاف ہیں وہ اس بات کو رفض خیال کرتے ہیں کہ ائمہ اہل بیت کا ذکر کیا جائے۔ اس ناپاک عقیدہ سے ان کی اہل بیت سے مخاصمت اور عداوت جھلکتی ہے جو اکابرین کے عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔ امام محمد شافعیؒ کا شعر ملاحظہ ہو۔

؎ إن كان رفضا حب آل محمد
فليشهد الثقلان انى رافض

اور جناب حسنینؒ سائیں جو شینخو شریف کے تمام سادات کرام کے جد اعلیٰ ہیں، کی سی حرفی میں بھی اس مسئلہ کی وضاحت موجود ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۷۶)

یہ سارا فیضان میرے والد گرامی کا ہے جنھوں نے میرے شعور میں حضور غوث اعظمؒ کی محبت بٹھادی اور میں مشکور و ممنون ہوں اپنے اساتذہ کرام خصوصاً ڈاکٹر سید قمر علی زیدی اور ڈاکٹر دوست محمد شاکر سیالوی (پنجاب یونیورسٹی لاہور) اور جناب مفتی ولائیت اقبال (شیخ الحدیث جامعہ حنفیہ) کا جنھوں نے ہر جگہ میری راہنمائی فرمائی

Marfat.com

اور کمال شفقت و محبت کا مظاہرہ کیا۔ اور اپنے دوست احباب مولینا زہرے خان قادری اور اعجاز احمد قادری کا بھی احسان مند ہوں کہ انہوں نے میری ہر ممکن مدد کی۔ علماء اور اہل ادب حضرات کے سامنے مجھے اپنی کم علمی کا اعتراف ہے۔ اگر اس رسالہ میں کوئی سقم ہو تو امید ہے کہ میری فلاح و بہبود کے لئے مجھے مطلع فرما کر احسان کریں گے۔

اللھم صل علی ھذا النبی الکریم الذی ارسلتہ رحمۃ للعالمین راحم الفقرآء و معینا للضعفآء والمساکین۔

درگاہ غوثیت مآب کا ادنیٰ خاکروب

سید علی ثانی جیلانی

۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۴ الھج

''شہ گوشہ'' ساہیوال

44495

وضو

وضو کی اہمیت قرآن کریم اور احادیث نبوی ﷺ میں ظاہر ہے فقہ اسلامی کی کئی بڑی کتب طہارت اور وضو کی بیان سے شروع ہوتی ہیں۔ سلسلہ قادریہ میں وضو کی تلقین اولین تعلیمات میں شمار کی جاتی ہے۔

ایک دن میں مرشدی سید مراتب علیؒ کی خدمت میں حاضر تھا، ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت مجھے کوئی وظیفہ بتائیں آپ نے فرمایا ''کہ بھائی سلسلہ قادریہ میں سب سے پہلا اور سب سے بڑا وظیفہ یہی ہے کہ ہر وقت باوضو رہا جائے تا کہ بندہ رحمت باری تعالیٰ کی برکات سے ہر وقت فیض یاب ہوتا رہے''۔

بعد میں کئی بزرگوں کے اقوال اور معمولات سے مجھے اسکی تصدیق بھی ہوئی۔

فائدہ: پس ہر قاری کیلئے ضروری ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ باوضو ہو کر کرے اور اسکے انوار و برکات سے بہرہ ور ہو۔

جزاکم اللہ خیر

Marfat.com

طہارت

طہارت کے لفظی معنی پاکیزگی کے ہیں۔طہارت دو قسم کی ہے ایک طہارت ظاہری اور دوسری طہارت باطنی ۔ طہارت ظاہری کیلئے شرعاً پانی کا ہونا لازمی ہے۔جبکہ طہارت باطنی کیلئے توبہ، تلقین اور تصفیہ قلب ضروری ہے۔طہارت کا حکم ہمیں متعدد آیات الٰہی ، احادیث نبویہ اور اقوال عارفان حق سے ملتا ہے۔جیسا کہ اولین وحی الٰہی میں یہ حکم صادر ہوا وثیابك فطهر ''اے محبوب اپنے کپڑوں کو صاف ستھرا رکھیئے'' (المدثر:۲)۔مشائخ عظام کا قول ہے کہ یہ حکم در پردہ مومنین کو دیا جا رہا ہے۔اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہوا ان الله یحب المطهرین ''بے شک اللہ تعالیٰ صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے'' ۔ (توبہ: ۱۰۸)۔افعال رذیلہ مثلاً تکبر، جھوٹ، چغلی، غرور، حسد، کینہ، غیبت وغیرہ سے طہارت باطنی ٹوٹ جاتی ہے۔جو دوبارہ توبہ سے ہی ممکن ہوتی ہے۔

ارکان ایمان

ارکان ایمان پانچ ہیں۔ایمان توحید، رسالت، ملائکہ، کتب سماوی، یوم آخرت اور تقدیر پر ایمان۔رسالت اسمیں ایسا جز ہے جو ایمان کلی ہے چونکہ توحید، ملائکہ، کتب تقدیر، آخرت سب اسی کی معرفت کے سبب ہیں۔اس ایک کا انکار تمام کا انکار شمار ہوگا چونکہ ارشاد ہوا ومن الناس من یقول امنا بالله وباليوم الاخر وما هم بمؤمنين ''لوگوں میں سے جو یہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ اور یوم آخرت پر وہ ایمان والے نہیں'' (البقرہ:۸)۔چونکہ وہ توحید کے بعد رسالت کا اقرار نہیں کر رہے۔ارکان ایمان کا تعلق ظاہری اور باطنی دونوں طرح سے ہے۔اقـــــرار

بالـلسان وتصديق بالقلب زبان سے اقرار اور دل سے اسکی تصدیق لازم ہے۔صرف زبان کا اقرار قابل قبول نہ ہے۔ارشاد ہوا قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم ''اعرابی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اے محبوب ﷺ آپ فرمایئے کہ تم لوگ ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم صرف اسلام لائے چونکہ ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا'' (الحجرات:۱۴)۔

ارکان اسلام

ایمان دل میں داخل ہو جانے کے بعد اسلام کے ارکان بجا لانا اسکا ثبوت ہے۔وہ نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور لا الہ الا اللہ کہنا [۱] بعض کے نزدیک جہاد اور بعض کے نزدیک غسل جنابت ہے [۲]۔انکی بجا آوری اس بات کا ثبوت ہے کہ بندہ نے ان تمام امور کو تسلیم کر لیا اب مسلمان ہے۔جس شے کے اقرار نے انسان کو دائرہ اسلام میں داخل کیا ہے اسی چیز کا جزوی یا کلی انکار بندہ کو خارج از اسلام کر سکتا ہے۔

☆☆☆

---

[۱] مسلم کتاب

[۲] مسند امام اعظم کتاب الایمان

Marfat.com

صفات مؤمن

ہر مومن کیلیے تمام حالات میں تین چیزوں پر کاربند رہنا ضروری ہے۔

(۱) احکامات خداوندی کی تعمیل کرے

(۲) تمام ناپسندیدہ امور سے اجتناب کرے

(۳) اور جو کچھ بارگاہ رب العزت سے مقدر ہے اس پر راضی رہے۔

ایک مؤمن کی ادنی کیفیت یہ ہے کہ وہ کسی حال میں بھی مذکورہ تینوں امور کو اپنے ہاتھ سے جانے نہ دے، اپنے قلب کو پوری طرح اس طرف متوجہ رکھے، اپنے نفس سے انہیں باتوں کے متعلق گفتگو کرے، اور تمام حالات میں اپنے اعضاء و جوارح کو انہی امور کی بجا آوری میں مشغول رکھے۔ ۱

راہ نجات

سنت نبوی کی پیروی کرو، خدا اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ انکے فرمودات سے باہر قدم نہ رکھو اللہ تعالی کو ایک جانو۔

ثابت قدم رہو، رحمت خداوندی کے امیدوار رہو، ناامید مت بنو، باہمی محبت وخلوص روا رکھو۔ ۲

---

۱ فتوح الغیب۔ ۲ ایضاً

Marfat.com

معرفت

معرفت کا مطلب ہے پہچاننا۔ اسکی دو قسمیں ہیں معرفت نفسی اور معرفت الٰہی۔ معرفت نفسی ہے کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ یعنی انسان کو اپنا آپ پہچان لینے سے معرفت الٰہی نصیب ہوتی ہے، جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم حتی یتبین لھم انہ الحق ''ہم انکو اپنی نشانیاں دکھائیں گے اطراف عالم میں اور انکے نفوس میں تا کہ انکے لئے حق واضح ہو جائے''۔ (حم السجدہ:۵۳)

انابت

انابت کا مطلب ہے اپنے مقامات اور تعلقات دنیا کو چھوڑ کر خدا کی طرف رجوع کرنا۔ خدائے حی قیوم نے فرمایا من خشی الرحمن بالغیب وجاء بقلب منیب ن ادخلوھا بسلم ذلک یوم الخلود ''جو ڈرا رحمان سے بن دیکھے اور لایا رجوع والا دل (اسے حکم دیا جائے گا کہ) داخل ہو اس (جنت) میں یہ ہمیشہ رہنے والا دن ہے''۔ (ق:۳۴)

ارادت

ارادت، راہ طریقت کی ابتدا ہے اور یہ اللہ کی طرف جانے کا ارادہ کرنے والوں کی پہلی منزل کا نام ہے۔ اس صفت کو ارادت اسلیئے کہا گیا ہے کہ ارادہ ہر بات کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ اسی بابت ارشاد ہوتا ہے۔ ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ''جو لوگ اللہ کی خوشنودی کی خاطر دن

Marfat.com

رات اسے پکارتے ہیں آپ انہیں اپنے پاس سے نہ ہٹایئے“۔(انعام:۵۲)۔

ذکروفکر

ذکر بولنے کی طاقت ہے اور فکر سوچنے کی طاقت ہے۔ایک زبان وکلام سے متعلق ہے اور دوسری دل ودماغ کے متعلق ہے۔دونوں طاقتوں کو یک جا کر کے ذات خداوندی کی طرف مرکوز کر لینے کی کیفیت کا نام ذکروفکر ہے کہ زبان اسکے نام کا ورد کرے اور دل ودماغ اسکی تلاش میں گم رہیں۔ارشاد ہے کہ فاذکرونی اذکرکم ”تم میرا ذکر کرو تو میں تمہیں یاد رکھوں گا“۔(البقرہ:۱۵۲)۔

صبروشکر

صبر اس کیفیت کا نام ہے کہ بندہ اللہ تعالی کے ہر نرم اور سخت فیصلہ کو مان لے مجبوراً نہیں بلکہ دل سے مطمئن ہو کر اور شکر اسکی دی ہوئی نعمتوں کا احسان مند ہونا ہے۔شکر اور صبر کے درجات انکی کیفیات بڑھنے سے بڑھتے ہیں اور کمی کے باعث کم ہو جاتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے لئن شکرتم لازیدنکم ”اگر تم شکر کرو گے تو نعمتوں میں اضافہ کر دیا جائے گا“ (ابراہیم:۷)۔اللہ تعالی فرماتا ہے واصبروا وصابروا ورابطوا واتقوالله لعلکم تفلحون ”صبر کرو اور مضبوطی سے ڈٹے رہو اور کفار کے سامنے لگے رہو، اللہ سے ڈرو تا کہ تم مراد کو پہنچو(آل عمران:۲۰۰) پھر دوسری جگہ ارشاد ہوا انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب بے شک صابروں کو انکا اجر بغیر حساب کے دیا جائے گا۔

(زمر:۲۲)

ایک دن حضرت شفیق بلخیؒ اور امام جعفرؓ الصادق کی ملاقات ہوئی۔احوال

Marfat.com

دریافت کرنے پر حضرت شفیقؒ نے کہا اگر مل جائے تو شکر کرتے ہیں اور نہ ملے تو صبر کرتے ہیں اس پر سیدنا امام جعفر نے فرمایا ایسا ہی شیوہ مدینہ میں کتوں کا ہے۔ حضرت شفیقؒ نے حیران ہوکر سوال کیا اے ابن رسول اللہ! تو پھر آپؓ کا طریقہ کیا ہے؟۔ فرمایا کہ اگر مل جائے تو دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہیں، اگر نہ ملے تو پھر اسکا شکر کرتے ہیں۔ شفیقؒ سبحان اللہ کہہ کر سجدہ میں گر پڑے۔

فنا و بقا

فنا اپنے آپ کو ذات الٰہی میں گم کرنے کا نام ہے طالب کو چاہیے کہ دنیا کی ہر شے میں اللہ کی نشانیوں کا کھوج لگائے حتیٰ کہ ہر شے بلکہ اپنا وجود بھی نظر نہ آئے یہ مقام فنا ہے۔ اور بقا لقائے الٰہی کا نام ہے جس بقا سے پہلے فنا نہ ہو وہ بقا نہیں ہوسکتی بقا سالک کیلئے وہ مقام ہے جہاں پہنچ کر اسکو ہر شے میں اللہ ہی نظر آتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کل من علیها فان ویبقی وجه ربك ذوالجلال والإکرام "ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور تیرے رب کا وجہ باقی رہیگا جلالت والا اور لطف کرم والا"۔ (الرحمٰن: ۲۷)

توبہ

توبہ کا مطلب ہے کہ بندہ اپنے مولا سے بخشش اور اسکی مہربانی مانگتا رہے۔ اپنی بندگی پر فخر نہ کرے۔ عبادات میں جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے وہ توبہ ہی ہے۔ توبہ سے بندہ اپنا مقام پہچانتا ہے اور یہی بندہ کی شان ہے۔ یا ایها الذین امنوا توبوا الی الله توبة نصوحا " اے ایمان والو اللہ کی طرف توبہ کرو صاف دل کی توبہ" (التحریم: ۸) اور جیسے اللہ ج کا فرمان ہے توبوا الی الله

Marfat.com

جمیعا اے ایمان والوتم سب اللہ کی طرف رجوع کرو (نور:۳۱) امام قشیریؒ نے حضرت انسؓ بن مالکؓ کی سند سے حدیث نقل کی کہ فرمایا رسول ﷺ نے ما من شئی أحب الی الله من شاب تائب اللہ تعالی کونو جوان توبہ کرنے والے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ احادیث میں الندم توبة یعنی ندامت توبہ ہے کے الفاظ بھی ملتے ہیں۔ سالکین کیلئے توبہ سب سے پہلی منزل ہے اور طالبین کا پہلا مقام ہے۔ ارباب اہل سنت فرماتے ہیں کہ توبہ کے صحیح ہونے کی تین شرطیں ہیں۔

(۱) جن امور میں شریعت کی مخالفت کی ہے، ان پر اظہار ندامت۔

(۲) اپنی لغزش و غلطی کو فوراً ترک کردینا۔

(۳) یہ ارادہ کرنا کہ جو گناہ اسنے کیے ہیں انکو دوبارہ نہ کرے گا۔

ورع

ہر مشتبہ چیز کو چھوڑ دینا ورع ہے۔ اور ہر ما لا یعنیك جن سے تیرا کوئی واسطہ نہ ہو حضرت امام حسن المجتبیٰؑ ریحان رسول ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے رسول ﷺ سے ایک بات یاد کرلی دع ما یریبك الی ما لا یریبك جو بات تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر اس بات کی طرف مائل ہو جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔ (ترمذی کتاب الصفۃ القیامہ والرقائق والورع و نسائی کتاب الأشربہ)

رجا

رجا امید اور ہیبت کی ملی جلی کیفیت کا نام ہے۔ ہیبت حق تعالی کے جاہ وجلال کی اور امید اسکے الطاف و کرم کی، ہیبت اسکے انصاف کی اور امید اسکی بخشش کی، سالک کو چاہیے کہ اپنی عبادت کو حور قصور کی چاہت سے پاک رکھے صرف اور صرف اللہ تعالی

کی خوشنودی کا طالب رہے۔

احسان

ان اللہ یحب المحسنین بے شک اللہ تعالی محسنین سے محبت کرتا ہے (بقرہ:۱۹۵)۔ان اللہ لایضیع اجرا المحسنین بے شک اللہ محسنین کے اجر کو ضائع نہیں کرتا (توبہ:۹۰)۔حدیث مبارکہ ہے کہ الاحسان ان تعمل للہ کأنك تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراك احسان یہ ہے کہ بندہ عمل کرے تو گویا اللہ کو دیکھ رہا ہے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اسکی حالت ایمان ایسی ہو کہ اللہ تعالی اسکو دیکھ رہا ہے۔(مسند امام اعظمؒ کتاب الایمان)

محبت واخلاص

محبت سے مراد محبت الہی ہے۔حضور غوثؒ اعظم کا فرمان ہے کہ ’’بندہ اکثر شکایت کرتا کہ محبت عارضی ثابت ہوتی ہے۔عارضی شے کی محبت عارضی ہی ہو گی۔اے خدا کے انعام یافتہ! کیا تجھے پتہ نہیں کہ اسنے تجھے اپنے لئے پیدا کیا جبکہ تو غیر کیطرف جا رہا ہے‘‘۔اخلاص اس عمل میں پختہ ہو جانے کا نام ہے۔اور اس عمل کو اللہ تعالی کیساتھ خالص کر لینے کا وما امروا الا لیعبداللہ مخلصین لہ الدین حنفاء(البینۃ:۵) ’’اور انکو یہی حکم دیا گیا کہ اللہ کی بندگی کریں مخلص ہو کر‘‘ اسی طرح فرمان الہی ہے کہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ ’’عنقریب اللہ تعالی ایسی قوم کو لے آئیں گے کہ اللہ انسے محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کریں گے‘‘۔(مائدہ:۵۴) حضرت شبلیؒ کا قول ہے کہ ’’محبت کو محبت اسلیئے کہتے ہیں کہ یہ محبوب کے سوا دل سے ہر چیز کو محو کر دیتی ہے‘‘۔اور کامیابی کی دلیل ہے۔جیسا

کہ حدیث میں ذکر ہوا المرء مع من احب (بخاری کتاب الأدب) ''انسان اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرے''۔ تو اسطرح محبت کرنے والے اللہ کیساتھ ہوئے۔

ایکدفعہ حضرت شبلیؒ پاگل خانہ میں بند کردیئے گئے۔ کچھ لوگ ملنے آئے تو پوچھا تم کون ہو؟ کہنے لگے ہم تمہارے محبّ ہیں، شبلیؒ نے ان پر پتھر پھینکے تو بھاگ اٹھے حضرت شبلیؒ نے آواز دے کر کہا محبت کا دعوی کرتے ہو تو تکلیف پر بھی صبر کرو۔

توکل وقناعت

توکل نام ہے باری تعالی پر ہر طرح سے بھروسہ کرنیکا۔ اور بھروسہ صرف عقیدہ کے طور پر نہ ہو، توکل کا مقام دل ہے۔ دل اس کیفیت پر مطمئن ہو پھر ارشاد باری تعالی ہے ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ جو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے اللہ اس کیلئے کافی ہے (طلاق:۳)۔ دوسری جگہ ارشاد ہے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولنا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون کہہ دیجئے کہ ہم کو کوئی چیز ہرگز نہیں پہنچ سکتی سوائے کہ جو ہمارے لئے اللہ تعالی نے لکھا ہے وہ ہمارا مولا ہے اور مومنوں کو چاہیئے کہ اسی پر توکل کریں (توبہ:۵۱)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے میری امت کی کثرت دکھا کر پوچھا گیا کہ اس پر راضی ہیں میں نے کہا راضی ہوں پھر فرمایا گیا کہ انکے ساتھ ستر ہزار ایسے ہونگے جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے، جو نہ تو اپنے جسموں کو علاج کیلئے داغتے ہیں نہ شگون لیتے ہیں نہ ہی جھاڑ پھونک کرتے ہیں۔

حضور غوثؒ پاک جب چھاؤں میں تشریف فرما ہوتے اور دھوپ آجاتی تو اٹھ

کر چھاؤں میں نہ جاتے۔

قناعت اس کیفیت کا نام ہے کہ جن چیزوں سے انسان کو الفت ہے انکے نہ ہوتے ہوئے بھی اطمینان رکھنا۔ محمد بن علی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جو رزق انسان کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے اسپر راضی رہنا قناعت ہے۔ فرمایا گیا ہے القناعة کنز لا یفنی قناعت ایسا خزانہ ہے جو نہ ختم ہونے والا ہے۔

صحو و سکر

تصوف کے مروجہ الفاظ میں سے صحو اور سکر بھی ہیں۔ احساس سے غیبت کی طرف لوٹ جانے کا نام سکر ہے۔ اور غیبت سے احساس کی طرف لوٹ آنے کا نام صحو ہے۔ صحو کو سکر کے ساتھ مناسبت ہوتی ہے۔ جسکا سکر حق کے ساتھ ہے اسکا صحو بھی حق ہے اور جسکا سکر نفسانی لذت کے سبب ہے اسکا صحو بھی حق نہیں۔ بندہ سکر کی حالت میں حال کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور صحو کی حالت میں علم کا مشاہدہ کرتا ہے۔

صوم و صمت

جاننا چاہیے کہ مرید کیلئے صوم وصمت از حد ضروری ہیں۔ صوم کے معنی رک جانے کے ہیں۔ شرعاً روزہ کو کہتے ہیں تصوف میں ایسے روزہ کو جس میں آنکھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں ہر برائی سے رکے رہیں۔ صمت کے معنی خاموشی کے ہیں۔ یعنی صوفی خاموش رہے سوائے اپنے شیخ سے کچھ دریافت کرنے کے، اسطرح زیادہ تر برائیوں جھوٹ و غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

حضرت داؤد طائی نے جب صمت کو اختیار کرنا چاہا تو حضرت امام ابو حنیفہ کیخدمت میں ایک سال حاضر ہوتے رہے اور کچھ بات چیت نہ کرتے۔ جب یہ

Marfat.com

عادت پختہ ہوگئی تو اپنے گھر میں خلوت گزیں ہو گئے۔

مجاہدہ و مشاہدہ

اہل طریقت کا فرمان ہے کہ جس شخص نے اپنے ظاہر کو مجاہدہ سے مزین کر لیا اللہ تعالیٰ اسکے باطن کو مشاہدہ سے مزین کر دیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جنہوں نے ہمارے راستے میں کوشش کی ہم ضرور انکو اپنا راستہ دیکھائیں گے (عنکبوت :۶۹)۔ جو شخص ابتدا میں مجاہدہ نہیں کرتا اسکو مشاہدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں اور بھی بہت سارے اقوال ملتے ہیں۔ ''مجاہدہ'' کے بعد ''محاضرہ'' دل کی حضوری اور ''مکاشفہ'' کشف اسرار اور آخر میں ''مشاہدہ'' یعنی حق تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے۔

حسد وایثار

مرید کیلئے ایک آفت یہ بھی ہے کہ اسکے اندر اپنے بھائیوں کے متعلق ایک مخفی سا حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ برادران طریقت میں سے فلاں پر اللہ کی مہربانی ہے اور وہ اس سے محروم ہے۔ ارشاد ہوا ام یحسدون الناس علی ما اتٰھم اللہ من فضلہ ''یا حسد کرتے ہیں لوگوں کا اس پر جو اللہ نے دیا انکو اپنے فضل سے'' (نساء:۵۴)۔ حدیث پاک ہے ان الحسد یاکل الحسنات (ابوداود کتاب الادب) حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ یادرکھو یہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم ہے اسی پر قانع رہو۔ یاد رہے کہ مرید کو ایثار کرنا چاہیے اوروں کیلئے خواہ وہ بھوکے ہوں یا سیر، ہر کام میں اپنے سے مقدم جاننا چاہیے۔

(اس باب میں اور بہت سی باتیں ضروری ہیں جو آئندہ کسی موضوع کے تحت بیان کی جائیں گی)

Marfat.com

اوراد و وظائف

تہجد

تہجد صوفی کیلئے فرض کی حیثیت رکھتی ہے اسکو چاہیے کہ کبھی اس سے غافل نہ ہو۔ چونکہ یہ رسول ﷺ کا مقام شفاعت ہے۔ ارشاد ہے فتہجد به نافلة لك عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا تہجد آپ کیلئے زائد (نوافل) ہیں یقیناً آپکا رب آپکو مقام محمود پر لا کھڑا کریگا (اسریٰ :۷۹) مقام محمود مقام شفاعت ہے۔ تہجد کا وقت صبح صادق سے پہلے ہے اسکی رکعات چار سے لے کر بارہ تک ہیں۔ مرید اپنے شیخ سے اسکے رموز واوقاف سیکھے۔

مراقبہ

مراقبہ یہ ہے کہ بندہ کو علم ہو کہ اللہ اسکو دیکھ رہا ہے۔ اور بندہ کا اس حالت کو ہمیشہ قائم رکھنا مراقبہ ہے۔ مراقبہ سے پہلے محاسبہ ضروری ہے محاسبہ یہ ہے کہ بندہ اپنے نفس پر اختیار حاصل کرے۔ مراقبہ کی بابت اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وكان الله على كل شئى رقيبا ہر چیز اللہ کی نگاہ میں ہے (احزاب:۵۲)۔ پھر حدیث شریف میں آتا ہے کہ فان لم تكن تراه فانه يراك یعنی اگر تو اللہ کو نہیں دیکھ رہا تو پھر اللہ تجھے دیکھ رہا ہے (بخاری و مسلم کتاب الایمان)۔ ایک قول یہ ہے کہ رقبہ گردن کو کہتے ہیں اور اس کیفیت میں چونکہ گردن جھکی رہتی ہے اسلئے اسکو مراقبہ کہتے ہیں۔ حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص مراقبہ میں ثابت قدم رہا اسے صرف اپنے اللہ کے

Marfat.com

ہاں حظ کے فوت ہو جانے کا ڈر ہو گا کسی اور کے ہاں نہیں۔ مراقبہ کی کئی اقسام ہیں۔ سلسلہ قادریہ میں ابتدائی مرید کیلیے دو مراقبے نہایت ضروری ہیں ''مراقبہ نفی'' اور مراقبہ نفی النفی''۔ (مرید اپنے شیخ سے بلاواسطہ مراقبہ سیکھے)

ذکر دوام

ذکر دوام کے معنی ہیں ہر وقت اللہ کی یاد میں مصروف رہنا سوتے جاگتے چلتے پھرتے زبان پر صرف اسی کا ذکر ہو۔ اس سے انسان خدا کے سوا ہر تعلق سے آزاد ہو جاتا ہے۔

فکر تام

فکر تام کے معنی ہیں اللہ کی یاد میں سرگرداں رہنا۔ ہر وقت اسی کے متعلق سوچنا غلط اور غلیظ خیالات سے بچنا۔ یہ کیفیت صفحہ دل سے دنیا ما فیھا کے خیالات کو حرف غلط کی طرح مٹا دیگی۔

نفی اثبات

یہ کلمہ طیبہ کا ذکر ہے۔ یہ ذکر خفی و جلی دونوں طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ جو اپنے شیخ سے سیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مبتدی مرید کیلئے نہایت ضروری ہے۔

اسم ذات

اس ذکر کو ''دورہ قادریہ'' بھی کہتے ہیں۔ یہ ذکر خفی ہے اسکو اخفا سے کرنا ہی بہتر ہے۔ اس ذکر سے انسانی لطائف روشن ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

پاس انفاس

یہ ذکر نفی اثبات سے متعلق ہے اور یہ بھی خفی ہے۔ اہل طریقت کا فرمان ہے کہ اسکا بڑا فائدہ یہ ہے کہ نفسی خطرات دور ہو جاتے ہیں اور ذاکر شیطان کی معیت سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی معیت میں آ جاتا ہے۔

حلقہ ذکر

یہ چند درویشوں کا جو ایک ہی سلسلہ کے مرید ہوں انکا نفی اثبات کا ذکر کرنا ہے۔ ایک آدمی با آواز بلند اسکا ورد شروع کرے اور باقی اسکی اقتداء کریں۔ ذکر کرنے والوں کی ایک ہی آواز ہو آگے پیچھے نہ دوڑیں۔ اس سے انوار الٰہی منعکس ہوتے ہیں اور وافر حظ حاصل ہوتا ہے۔ یہ بعد از نماز فجر اور نماز عشاء کرنا موزوں ہے۔

صلوۃ غوثیہ

حضور جناب غوث الثقلینؓ کا فرمان ہے کہ جو شخص کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کی طرف میرا توسل کرے اسکی حاجت بحکم الٰہی پوری ہوگی۔ انشاء اللہ! بعض اہل طریقت اسکو صلوٰۃ الأسرار بھی کہتے ہیں۔ اسکو صلوۃ حاجات بھی کہا جاتا ہے۔ اسکا وقت بھی نماز مغرب یا عشاء کے بعد ہے۔ (طریقہ اپنے شیخ سے سیکھے)

استخارہ

بعض امور میں استخارہ بھی کیا جاتا ہے۔ اور وہ امور خاص للّٰہی ہوتے ہیں۔

Marfat.com

درود تاج شریف

درود تاج شریف طریقت شاذلیہ (جو درحقیقت طریقت قادریہ کی ایک شاخ ہے) [۱] کے بانی سید ابوالحسن علی بن عبداللہ بن عبدالجبار الحسنی الادریسی الشاذلی جو ۵۹۱ ہجری میں افریقہ کے ایک گاؤں غمازہ میں پیدا ہوئے اور شاذلہ میں پرورش پائی علوم شرعیہ میں مہارت حاصل کرنے کے بعد تصوف کی طرف متوجہ ہوئے اور اعلیٰ مقام پایا۔ اور آخرکار ذوالقعدة ۶۵۶ ہجری میں اس دارفانی کو خیر آباد کہا [۲]، یہ انکی تصنیف لطیف ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ درود پاک حضور ﷺ کی زیارت کے وقت پیش کیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اسکو شرف قبولیت سے نوازیئے۔ آپکی یہ دعا قبول ہوئی [۳] گذشتہ نو صدیوں سے جو شہرت اس درود پاک کو حاصل ہوئی ہے شاید ہی کسی کو نصیب ہوئی ہو۔ مشائخ سلسلہ قادریہ کی محبوب روحانی غذا ہے۔

---

۱ ''فضائل درود وسلام''، مولینا نذیر نقشبندی ص ۱۶۵۔

۲ اعلام ، خیرالدین زرکلی۔

۳ ''فضائل درود وسلام''، نذیر نقشبندی ص ۲۲۳ بحوالہ قاری سلیمان پھلواری قادری متوفی ۱۹۳۵ء

☆☆☆

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ
الْبَلآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْقَرَضِ وَالْأَلَمِ
اسْمُهٗ مَكْتُوبٌ مَّرْفُوعٌ مَّشْفُوعٌ مَّنْقُوشٌ فِي
اللَّوحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ
مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ
صَاحِبِ الْعِزِّ وَالْحَشَمْ شَمْسِ الضُّحٰى

بَدْرِالدُّجیٰ صَدْرِالْعُلیٰ نُورِ الْهُدَیٰ کَہْفِ
الْوَرَیٰ مِصْبَاحِ الظُّلَمْ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ
الأمَمِ صَاحِبِ الجُودِ والكَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ
وجِبْرِیلُ خَادِمُهٗ وَالبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ والْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ
و فَوقَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهیٰ مُقَامُهٗ وَ قَابَ قَوْسَیْن
مَطْلُوبُهٗ و المَطْلُوبُ مَقْصُودُهٗ والمَقْصُودُ
موْجُودُهٗ سَیِّدِ المُرْسَلِیْنَ خَاتِمِ النَّبِیِّینَ امامِ
الاولینَ والآخرینَ شَفِیْعِ المُذْنِبِیْنَ أَنِیْسِ
الغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةِ اللِّعَالَمِیْنَ رَاحَةِ العَاشِقِینَ مُرَادِ
المُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ العَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَالِکِیْنَ
مِصْبَاحِ المُقرَّبِیْنَ مُحِبِّ الفُقَرَآءِ والغُرَبَاءِ
وَالیَتٰمیٰ وَالمَسَاکِینِ سَیِّدِ الثَقَلَینِ نَبیِّ
الحَرَمَیْنِ إمَامِ القِبْلَتَینِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ
صَاحِبِ قَابَ قَوسَینِ مَحْبُوبِ رَبِّ المَشْرِقَینِ و

Marfat.com

رَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَ مَوْلَى الثَّقَلَيْنِ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُورٍ مِنْ نُورِ اللّٰهِ يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُوْرِ جَمَالِهِ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْماً

☆

یا اللہ ہمارے آقا اور مولی محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تاج ومعراج وبراق اور جھنڈے کے مالک ہیں جنکے وسیلہ جلیلہ سے بلا، وباء، قحط اور مرض وقرض اور دکھ دور ہوتا ہے۔آپ ﷺ کا نام لکھا ہوا، بلند کیا گیا، قبول شفاعت کیا گیا، اور لوح وقلم میں کندہ ہے۔آپ عرب وعجم کے سردار ہیں۔آپ ﷺ کا جسم مقدس، خوشبودار، پاکیزہ، اور خانہ کعبہ اور حرم پاک میں منور ہے۔آپ عزت وحشمت والے۔آپ ﷺ دن کے سورج ،اندھیری رات کے ماہتاب، بلندیوں کے صدر نشین، ہدایت کے نور، تمام مخلوقات کیلئے جائے پناہ، اندھیروں کے چراغ ،نیک اطوار کے مالک، امتوں کو بخشوانے والے، سخاوت اور کرم والے ہیں ۔اللہ تعالی آپکا نگہبان ، جبریل آپکے خدمت گذار، براق آپکی سواری، معراج آپکا سفر، سدرۃ المنتہی سے بلند تر آپکا مقام، اور قاب قوسین کا مرتبہ آپکا مطلوب ہے، اور

Marfat.com

مطلوب ہی آپکا مقصود ہے، اور مقصود آپکو حاصل ہے ۔آپ ﷺ رسولوں کے سردار، انبیاء پر مہر، اگلوں اور پچھلوں کے امام، گنہگاروں کے بخشوانے والے، مسافروں کے غمخوار، دونوں جہانوں کیلئے رحمت ، عاشقوں کی راحت، مشتاقوں کی مراد، خدا شناسوں کے آفتاب، راہ خدا پر چلنے والوں کے چراغ، مقربوں کے راہنما، محتاجوں، غریبوں، یتیموں اور مسکینوں سے محبت رکھنے والے، جنوں انس کے سردار، حرمین کے نبی، دونوں قبلوں کے پیشوا، اور دنیا و آخرت میں ہمارا وسیلہ ہیں۔ وہ مرتبہ قاب قوسین پر فائز ہیں، دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے جد پاک، ہمارے اور تمام جن و انس کے آقا و مولی ہیں۔یعنی ابی القاسم محمد ﷺ بن عبد اللہ جو اللہ کے نور میں سے ایک نور ہیں۔اے نور جمال محمدی کے مشتاقو ! آپ ﷺ اور آپکی آل پر اور آپکے اصحاب پر درود و سلام بھیجو جس طرح بھیجنے کا حق ہے۔

☆☆☆

درودِ غوثیہ

یہ درودِ پاک حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب ہے اور محبان سلسلہ قادریہ کیلئے راحت قلب وجاں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکْمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْهِ [1]

☆☆☆

یاالٰہی رحمت ہو محمد ﷺ پر اور آلِ محمد ﷺ پر جو کان ہیں سخاوت اور کرم کی، مرکز ومحور ہیں علم وبردباری اور حکمت اور برکت اور درود و سلام بھیج ان پر۔

---

[1] جذب القلوب از امام المحققین شیخ عبدالحق الدہلوی بخاری قادریؒ بن سیف الدین بن سعد اللہ۔ (آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہندوستان میں علم حدیث کی ترویج کی آپ نے (۹۵۸ھ/1551ء) کو دہلی میں ولادت پائی اور اور حصول تعلیم کیلئے حجاز مقدس تک کے سفر کئے وہیں سے آپ کو حضرت عبد الوہاب متقی

Marfat.com

دعائے قطب

یہ وہ دعا ہے جو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کی والدہ ماجدہ سیدہ ام الخیر فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا نے اسوقت آپ کو تعلیم فرمائی تھی جب آپ جیلان سے بغداد کیطرف حصول تعلیم کی خاطر تشریف لائے اسکا فیض آپکی پوری حیات پر محیط ہے۔ اوردس صدیوں سے مشائخ قادریہ کے اوراد و وظائف میں شامل ہے۔اسکو ہفت کاف بھی کہتے ہیں۔

☆

اَللّٰہُ الْکَافِیْ وَ قَصَدْتُّ الْکَافِیْ وَ وَجَدْتُّ الْکَافِیْ وَ کَفَانِیَ الْکَافِیْ وَلِکُلِّ کَافٍ کَافِیْ وَنِعْمَ الْکَافِیْ وَلِلّٰہِ الْحَمْد ۔

☆☆

اللہ ہی کافی ہے.اور میں نے اس کافی کا ارادہ کیا.اور اس کافی کو ہی پایا اور وہی کافی میرے لئے کافی ہے.اور ہر کفایت کرنے والے کیلئے کافی ہے.اور وہ بہترین کافی ہے.اور سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں.

(حاشیہ پچھلا صفحہ) سے "فتوح الغیب" کا اک نسخہ ملا جسکا ترجمہ آپ نے فارسی میں کیا۔آپ سلسلہ قادریہ کے مجتہد بزرگ تھے۔آپنے سید موسیٰ پاک شہید گیلانی (م ۱۰۰۱ھ/ 1594ع) کے ہاتھ پر بیعت کی۔آپ کی تصنیفات کی تعداد ایک صد (۱۰۰) سے بھی زیادہ ہے۔آپ نے (۲۳ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ/ 1645ع) کو دہلی میں ہی وفات پائی)۔رحمۃ اللہ علیہ

دعائے غوثیہ

اَللّٰھُم مَامَنَنْتَ بِہٖ عَلَیَّ فَأَتْمِمْہُ وَمَااَنْعَمْتَ بِہٖ عَلَیَّ فَلَا تَسْلُبْہُ وماسَتَرْتَہٗ فَلَا تَہْتِکْہُ وَمَا عَلِمْتَہٗ فَاغْفِرْہُ ۔

اے اللہ !جو تونے مجھ پہ احسان کیا اس کو پورا فرما اور جو تونے مجھ پہ انعام کیا اسے واپس نہ لے ، تو اس کی پردہ پوشی فرما رُسوا نہ کر اور جو تو جانتا ہے (گناہوں کو) انھیں معاف فرما۔

☆

Marfat.com

آپ سے مزید دعائیں جو کہ موجب خیر و برکت ہیں

اَللّٰهُمَّ قَرِّبْنَا إِلَيكَ وَلَا تُبَاعِدْنَا عَنْكَ

اے اللہ تو ہمیں اپنے قریب کر اور اپنے سے دور نہ فرما۔

☆

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا لِقَائِكَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَة ، لَذِّذْنَا بِالْقُرْب مِنْكَ وَالرُّؤيَة لَكَ

اے اللہ ہمیں دنیا و آخرت میں اپنی ملاقات عطا فرما، اور ہمیں اپنے قرب اور زیارت کی لذت عطا فرما۔

☆

اَللّٰهُمَّ اشْغَلْ جَوَارِحَنَا بِطَاعَتِكَ، وقُلُوْبنا بِمَعْرِفَتِكَ

اے اللہ ہمارے اعضاء کو اپنی اطاعت میں مشغول کر اور ہمارے دلوں کو اپنی معرفت میں مصروف رکھنا۔

☆

اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا بِطَاعَتِكَ وَلَا تُخْذِلْنَا بِمَعْصِيَتِكَ

اے اللہ تو اپنی اطاعت کیلئے ہماری مدد فرما اور اپنی نافرمانی کے سبب ذلیل نہ کر۔

☆

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مُؤمِنِينَ وَلَا تَجْعَلْنَا مُنَافِقِيْنَ

اے اللہ ہمیں مومن بنا اور ہمیں منافق نہ بنا۔

Marfat.com

☆

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ نُفُوْسِنَا

اے اللہ ہمارے اور ہمارے نفوس (امارۃ) میں دوری فرمادے۔ (تا کہ نفس کے شر سے محفوظ رہیں) [1]

اَللّٰھُمَّ نَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِ فِی سَآئرِالأحْوال

اے اللہ ہم تمام حالات میں، شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں ۔

☆☆☆

اَللّٰھُم اھْدِ قُلُوبنا إلیكَ

اے اللہ تو ہمارے دلوں کو اپنی طرف ہدایت دے۔

☆

اَللّٰھُمَّ اجْعَلنَا مِنَ الصَّادِقِینَ

اے اللہ تو ہمیں سچوں میں سے بنادے

(الفتح الربانی)

---

[1] نفوس کی صوفیاء کے نزدیک تین اقسام ہیں نفس امارہ برائی کا مشورہ دینے والا، ان النفس لامارة بالسوء (یوسف:۵۳)، نفس لوامہ نیکی کا مشورہ دینے والا، اقسم بالنفس اللوامہ (القیامۃ:۱) جب نفس لوامہ، نفس امارہ پر حاوی ہوجائے اور اسکو زیر کرلے تو نتیجہ میں نفس مطمئنہ حاصل ہوتا ہے جسکی بابت ارشاد ہے۔ یا ایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضیة مرضیة (فجر:۲۸) ''اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف رجوع کر وہ تجھ سے راضی تو اس سے راضی''۔

Marfat.com

وظیفہ

حضور جناب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا جو میرے نام کے وسیلے سے خدائے تعالیٰ عزوجل سے دعا کرے اللہ تعالیٰ اسکی ہر جائز خواہش کو پورا کرتا ہے۔

یا حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی
شیئاًلِلّٰہِ ، اُمْدُدْنِیْ بِإِذْنِ اللّٰہِ

(بہجۃ الأسرار)

☆☆☆

Marfat.com

قصیدہ غوثیہ

اسکو قصیدہ خمریہ بھی کہتے ہیں۔ یہ حضور غوث اعظمؓ کا کلام مبارک ہے اس پُر نور کلام کی برکت اور لذت سے صرف وہی لوگ آشنا ہیں جنھوں نے محبت کے ساتھ اسکو وردِ جاں بنایا ہوا ہے۔ اس جلیل القدر کلام کے فوائد بیان سے باہر ہیں۔ اسکو مشائخ سلسلہ قادریہ کے وظائف میں اہم مقام حاصل ہے۔ اسکو سمجھنے کیلئے بے شمار شروح لکھی گئی ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت احمد رضا خانؒ بریلوی قادری نے اسکی شرح "الزَمزَمَۃُ القَمَرِیَّۃ فی الذَّبِ عَنِ الخَمرِیَّۃِ"[1] لکھی۔ اس شہرہ آفاق شرح میں مخالفین کے اعتراضات کے بھی شافی جوابات دیے گئے۔ موصوف کے کلام میں جناب غوث مآب کے عشق ومحبت کا رنگ دیکھا جاسکتا ہے۔ آپ سلسلہ قادریہ کے عظیم مشائخ میں سے تھے۔ آپ ۱۲۷۲ ہجری میں پیدا ہوئے، اور اپنی ساری زندگی شریعت اسلامیہ اور طریقت قادریہ کی تبلیغ واشاعت میں گزاردی۔ آپ نے ۱۳۴۰ ہجری میں رحلت فرمائی، آپکی دینی خدمات کو ملت اسلامیہ کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔

---

[1] یعنی چاند سے نغمہ کی حمایت کے بیان میں جسکو قصیدہ خمریہ کہا جاتا ہے۔

(۱)

سَقَانِیْ الحُبُّ کَاسَاتِ الوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

محبت نے مجھے وصال کے پیالے پلائے تب میں نے اپنی شراب (مقصود) سے کہا کہ میری طرف آ۔

(۲)

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُسٍ
فَہِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

پیالوں میں بھری ہوئی وہ شراب (مقصود) میری طرف دوڑتی ہوئی آئی پس میں اپنے احباب میں نشہ (نام الٰہی) سے مست ہوگیا۔

(۳)

فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْأَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا أَنْتُمْ رِجَالِیْ

میں نے تمام اقطاب سے کہا کہ آپ بھی عزم کریں اور میرے حال میں داخل ہوجائیں کیونکہ آپ میرے دوست ہیں۔

(۴)

وَہُمُّوْا وَاشْرَبُوْا أَنْتُمْ جُنُوْدِیْ
فَسَاقِیْ الْقَوْمُ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

Marfat.com

ہمت کر کے جام معرفت پیو کہ تم میرے لشکری ہو ساقی قوم نے میرے لئے لبالب جام معرفت بھرے ہیں

(۵)

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِی مِن بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

میرے مست ہونے کے بعد تم نے میری بچی ہوئی شراب پی لی لیکن میرے بلند مرتبے اور قرب کو نہ پا سکے۔

(۶)

مَقَامُکُمْ العُلیٰ جَمْعاً وَّلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے لیکن میرا مقام آپ سب سے بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا۔

(۷)

أَنَا فِی حَضْرَۃِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَ حَسْبِی ذُو الجَلَالِیْ

قرب الٰہی میں تو صرف میں ہی میں ہوں اللہ تعالیٰ مجھے ایک درجے سے دوسرے درجے پر ترقی دیتا ہے اور وہ بزرگی والا ہی میرے لئے کافی ہے۔

Marfat.com

(۸)

أَنَا البَازِيُّ أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ
وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ أُعْطِي مِثَالِي

میں مشائخ پر اسطرح غالب ہوں جسطرح سفید باز تمام پرندوں پر غالب ہے۔

(۹)

كَسَانِي خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِي بِتِيْجَانِ الكَمَالِ

اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ خلعت پہنائی جس پر پختہ ارادے کے بیل بوٹے تھے اور کمالات کا تاج میرے سر پر رکھا۔

(۱۰)

وَأَطْلَعَنِي عَلَىٰ سِرٍّ قَدِيْمٍ
وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُؤَالِي

اور اللہ تعالیٰ نے اپنا راز قدیم مجھ پر ظاہر کیا اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ بھی میں نے مانگا مجھے عطا کیا۔

(۱۱)

وَوَلَّانِي عَلَى الأَقْطَابِ جَمْعاً
فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالِ

Marfat.com

اللہ تعالی نے مجھے تمام اقطاب پر حاکم بنایا پس میرا حکم ہر حال میں نافذ ہے۔

(۱۲)

فَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّی فِی بِحَارٍ
لَصَارَ الْكُلُّ غَوْراً فِی الزَّوَالِ

اگر میں اپنا راز سمندروں پر ظاہر کروں تو وہ تمام سمٹ کر اپنے پیندے میں چلے جائیں۔

(۱۳)

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سَرِّی فِی جِبَالٍ
لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر اسطرح ہو جائیں جسطرح ریت ہو۔

(۱٤)

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّی فَوْقَ نَارٍ
لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈالوں تو وہ یوں ٹھنڈی ہو جائے کہ اسکا نام ونشان بھی باقی نہ رہے۔

Marfat.com

(۱۵)

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّی فَوقَ مَيْتٍ

لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَولیٰ تَعالیٰ

اگر میں اپناراز مردہ پرڈالوں تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کا نام لے کراٹھ کھڑا ہو۔

(۱٦)

وَمَا مِنْهَا شُهُورٌ أو دُهُورٌ

تَمُرُّ وَتَنْقَضِی إِلَّا أَتَالِی

وہ مہینے یا زمانے جو گزر رہے ہیں ختم ہونے سے پہلے میرے پاس آتے ہیں۔

(۱۷)

وَتُخْبِرُنِی بِمَا يَأْتِی وَيَجْرِی

وَتُعْلِمُنِی فَأَقْصِرْ عَنْ جِدَالِی

اور مجھے گزرے ہوئے واقعات کی خبر دیتے اور آنے والے حالات کی اطلاع دیتے ہیں پس (اے منکر کرامات) جھگڑنے سے باز آ۔

(۱۸)

مُرِيْدِی هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّی

وَافْعَلْ مَا تَشَآءُ فَالإِسْمُ عَالٍ

اے میرے مرید عشق الٰہی میں سرشار رہ، خوش رہ، نڈر رہ، اور خوشی کے نغمے گا جو چاہے کر میرا نام بلند ہے۔

(۱۹)

مُـــرِیْـــدِیْ لَا تَـــخَفْ اَللّٰہ رَبِّـــیْ
عَـطَـانِـــیْ رِفْـعَۃً نِـلْـتُ الْـمُـنَـالِـیْ

اے میرے مرید کسی سے نہ ڈر اللہ میرا رب ہے اسنے مجھے بلندی عطا کی ہے اور میں نے اپنی آرزوؤں کو پالیا۔

(۲۰)

طُبُـوْلِـی فِـی السَّمَـاءِ وَالأَرْضِ دُقَّـتْ
وَ شَاءُ وْسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِی

میرے نام کے ڈنکے آسمان اور زمین میں بجائے جاتے ہیں اور سعادت کے نقیب میرے لئے ظاہر ہورہے ہیں۔

(۲۱)

بِلَادُ اللّٰہِ مُـلْـکِـی تَـحْـتَ حُـکْـمِـی
وَوَقْتِـی قَبْـلَ قَـلْبِـی قَـدْ صَـفَـالِـی

اللہ تعالی کے تمام شہر میری ملکیت ہیں ان پر میری حکومت ہے میری روحانی حالت میری قلبی حالت سے پہلے صاف تھی۔

Marfat.com

(۲۲)

نَظَرْتُ إلىٰ بِلَادِ اللهِ جَمْعاً
كَخَرْدَلَةٍ عَلىٰ حُكْمِ اتِّصَالِی

میں نے اللہ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا تو وہ مجھے رائی کے دانہ کے برابر دکھائی دیئے۔

(۲۳)

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْباً
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَولیٰ الْمَوَالِی

میں علم پڑھتا پڑھتا قطب بن گیا اور یہ سعادت میں نے اللہ کی مدد سے حاصل کی۔

(۲٤)

رِجَالِی فِی هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ
وَفِی ظُلَمِ اللَّيَالِی كَاللَّآلِي

میرے مرید موسم گرما میں روزہ رکھتے ہیں اور وہ رات کے اندھیرے میں موتیوں کیطرح چمکتے ہیں۔

(۲۵)

وَكُلُّ وَلِیٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَّإِنِّی
عَلیٰ قَدَمِ النَّبِیِ بَدْرِ الْكَمَالِ

ہر ولی کا ایک مقام ہے لیکن میرا مقام نبی اکرم ﷺ جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں انکے قدم پر ہوتا ہے۔

(۲۶)

نَبِـیٌّ هَـاشِـمِـیٌّ مَـكِـیٌّ حِـجَـازِیٌّ
هُـوَ جَـدِّیْ بِـهٖ نِـلْـتُ الْـمَـوَالِـی

نبی اکرم ﷺ ہاشمی، مکی، حجازی وہ میرے جد اعلی ہیں جنکی بدولت میں نے بزرگی کو پایا۔

(۲۷)

مُـرِیْـدِیْ لَا تَـخَفْ وَاشٍ فَـإِنِّـی
عَـزُومٌ قَـاتِـلٌ عِـنْـدَ الْـقِـتَـالِ

اے میرے مرید تو کسی شریر سے مت ڈر میں لڑائی میں اولوالعزم اور دشمنوں کو قتل کرنے والا ہوں۔

(۲۸)

أَنَـا الْـجِـیْـلِـیُّ مُـحْـیُ الـدِّیْـنِ إِسْـمِـی
وَأَعْلَامِـی عَـلٰـی رَأْسِ الْـجِـبَـالِـی

میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور میرا نام محی الدین ہے میری کرامات کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

(۲۹)

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِي

وَأَقْدَامِي عَلَىٰ عُنُقِ الرِّجَالِ

ترجمہ: میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہوں اور مخدع میرا مقام ہے اور میرے قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں۔

(۳۰)

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورُ إِسْمِي

وَجَدِّيْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

اور عبدالقادر میرا نام مشہور ہے اور میرے جد امجد صلی اللہ علیہ وسلم چشمہ کمال کے مالک ہیں۔

☆ نیچے والا شعر قصیدہ کا حصہ نہیں کسی محبت والے نے بارگاہ غوثیت مآب میں فریاد کی ہے اللہ تعالیٰ جل مجدہ اسکو شرف قبولیت سے نوازے آمین!

تَقَبَّلْنِي وَلَا تَرْدُدْ سُؤَالِي

أَغِثْنِي يَا سَيِّدِيْ أُنْظُرْ بِحَالِي

قبول کیجئے اور میرے سوال کو رد نہ کیجئے اے میرے آقا! میرے مدد کیجئے اور میرے حال پر رحم کیجئے۔

نوٹ: بعض کتابوں میں شعر نمبر (۲۶) نہیں ہے۔

Marfat.com

ائمہ کرام اولادِ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ

لِـيْ خَـمْسَةٌ أُطْفِئُ بِهَـا حَـرَّ الْوَبَاْء الْحَاطِمَة
اَلْـمُـصْـطَـفٰـے وَالْـمُرْتَـضٰـے وَابْـنَا هُمَا وَالفَاْطِمَة
أَيْ بَـعْدُ هُمْ مِنْ نَسْلِهِمْ قَدْ جَاءَ نِيْ مِنْ فَضْلِهِمْ
الْـعَـابِـدُ وَالْبَـاقِـرُ وَالْـصَّـادِقُ وَالْـكَـاظِـمَة
ثُـمَّ الـرَّضَـا ثُـمَّ التَّقِـيُّ ثُـمَّ الـنَّقِيُّ وَالْعَسْكَرِي
أَيْ ثُـمَّ مَهْدِيْ هَـادِيـاً يَـعْنِـيْ إِمَـامُ الْخَـاتِمَة

پانچ ہستیاں میرے لئے وسیلہ ہیں جن سے میں سخت ترین وباء کی شدت کو کم کرتا ہوں، محمد مصطفٰے ﷺ اور علی المرتضیٰؓ اور انکے دو بیٹے (الحسنؓ والحسینؓ) اور سیدہ

Marfat.com

فاطمہؓ۔ انکے بعد انکی نسل میں سے انکا فضل میری طرف آیا یعنی علی زین العابدینؓ ،امام محمد باقرؒ، امام جعفرؒ الصادق، اور امام موسیٰ کاظمؒ۔ انکے بعد امام علیؒ رضا [1] پھر امام محمدؒ تقی [2] پھر امام علیؒ نقی [3] اور امام حسن عسکریؒ [4] اور پھر امام محمدؒ مھدی [5] ہدایت والے جو آخری امام ہیں۔

---

[1] ان بزرگوں کا ذکر آگے شجرہ طریقت میں ہے۔

[2] آپ امام علی رضا کے صاحبزادے تھے (۱۹ رمضان ۱۹۵ھ/ 811ع) کو مدینہ طیبہ میں پیدا ہوئے اور (۸ ذیقعدہ ۲۲۰ھ/ 835ع) کو وفات ہوئی مزار شریف بغداد معلیٰ میں ہے۔

[3] آپ امام محمد تقی کے صاحبزادے تھے (۱۳ رجب ۲۱۴ھ/ 829ع) کو مدینہ میں ولادت ہوئی اور (۲۵ جمادی الآخر ۲۵۴ھ/ 868ع) کو رحلت فرمائی مزار شریف سرمن رای (سامرہ) میں ہے۔

[4] آپ امام علی نقی کے صاحبزادے تھے (۸ ربیع الآخر ۲۳۲ھ/ 847ع) کو مدینہ میں پیدا ہوئے اور (۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ/ 874ع) کو رحلت ہوئی مزار اقدس سامرہ میں ہے۔

[5] آپ امام حسن عسکریؒ کے صاحبزادے تھے (۱۵ شعبان ۲۵۵ھ/ 869ع) کو سامرہ میں ولادت ہوئی اور (۷ محرم ۲۶۶ھ/ 880ع) کو رحلت فرمائی۔ آپکو حجۃ اللہ بھی کہا جاتا ہے۔ شیعہ آپکی غیبت کے اور دوبارہ تشریف لانے کے قائل ہیں جبکہ اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق آپ وفات پا چکے ہیں۔ اور جو مھدی آخرالزمان ہونگے انکا نام محمد بن عبداللہ ہوگا اور مولد مدینہ طیبہ ہوگا اور اولاد امام حسن سے ہونگے۔ جو کہ مسند امام احمد، سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی کی احادیث سے ثابت ہے۔ بحوالہ نزھۃ الخاطر والفاتر از رئیس المحدثین علامہ ملا علی قاریؒ۔

ان نفوس قدسیہ ائمہ محفوظین، مغفورین کو اللہ تعالیٰ نے فطری ہدایت اور خوبیوں سے نوازا تھا یہ چند کاغذ انکی صفات کے متحمل نہیں ہوسکتے یہاں انکا ذکر خیر تبرکا کیا ہے اللہ اسکو حشر میں وسیلہ نجات کرے۔ آئندہ کبھی انکے احوال ومناقب پر بات کی جائے گی انشاء اللہ! ثانی عفی عنہ

Marfat.com

امام زین العابدینؒ سے منسوب مشکلات کے حل کیلئے ایک مجرب دعا۔

" اَللّٰهُمَّ عُبَيْدُكَ بِفِنَائِكَ مِسْكِيْنُكَ بِفِنَائِكَ فَقِيْرُكَ بِفِنَائِكَ سَائِلُكَ بِفِنَائِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ فَأَعْجِزُ عَنْهَا وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى الْمَخْلُوقِيْنَ فَيُضَيِّعُوْنِيْ "۔

" اے اللہ تیرا چھوٹا سا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے، تیرا مسکین تیرے دربار میں حاضر ہے، تیرا محتاج تیرے دربار میں حاضر ہے، تیرا مانگنے والا تیرے دربار میں حاضر ہے، اے اللہ ! مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر کہ میں اس سے بے بس ہو جاؤں اور مجھے مخلوق کے حوالے نہ کر کہ وہ مجھے ضائع کر دیں "۔

اسی طرح ایک اور دعا بھی آپ سے منسوب ہے جو نہایت ہی مقبول بارگاہ لم یزل ہے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِإِسْمِكَ اللّٰه، اللّٰه، اللّٰه، اللّٰه، الَّذِيْ لَا إِلٰهَ الا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ہر مشکل میں اس کا ورد کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے مشکل حل فرمائی۔

☆

حضرت حبیب عجمیؒ اور حضرت معروف کرخیؒ سے مروی ہے کہ جو شخص اس وظیفہ کا ورد کرے اللہ تعالیٰ اس کے مقاصد کا حصول اور مشکلات حل فرماتا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم امنتُ بالعلی العظیم و توكلتُ على الحی القيوم

Marfat.com

دعائے سیفی

بزرگان سلسلہ قادریہ سے منسوب ایک دعائے سیفی بھی ہے۔ اسکی اجازت بھی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنے اساتذہ حدیث سے حاصل کی۔ اور حضرت سید محمد غوث گوالیاری نے اسکو جواہر خمسہ میں نقل کیا۔

نَادِ عَلِیّاً مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوناً لَكَ فِي النَّوَائِبِ كُلَّ هَمٍّ وَ غَمٍّ سَيُنْجَلِي بِوَلَايَتِكَ يَا عَلِي يَا عَلِي يَاعَلِي

(الامن والعلی از شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی ص:۱۳۰)

مگر پیران سلسلہ قادریہ شیخو شریف اسکو ان الفاظ میں پڑھتے ہیں۔

ناد عليا مظهر العجائب والغرائب تجده عونا لك في النوائب كل هم و غم سينجلي بِعظمتكَ يا الله يا الله يا الله اكبر وبِرسالتكَ يا محمد يا محمد يا محمد ﷺ و بِولايتك يا علي يا علي ياعلي اَدْرِكْنِي فِي سَبِيلِ لِلّه

☆☆☆

Marfat.com

درودِ قادریہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَعَلٰی وَغَوثِ الْمُؤمِنِین صَاحِبِ الاَمْرِ مِنَ اللّٰہِ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ

اے اللہ درود ہو محمد ﷺ اور آپکی آل پر اور مومنوں کے فریادرس، من جانب اللہ اس حکم پر مامور کہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

اسماء الحسنیٰ

فرمان الٰہی ہے قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ اے نبی ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اللہ کہو یا رحمٰن یہ سارے اسی کے خوبصورت نام ہیں (اسراء:۱۱۰)۔

لیکن نام ایسے پکارے جانے چاہییں جو اللہ تعالیٰ کیلئے مختص ہیں۔ یہ جو نظریہ ہے کہ رام اور رحمان، بھگوان، ایشور سب اسی کے نام ہیں، یہ بالکل غلط ہے۔ جنکو اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے بتایا وہ پاک اور درست ہیں۔ باقی ناجائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اسکے ناموں کے علاوہ پکارنا قطعاً ناجائز اور غلط ہے۔ قرآن مقدس میں ارشاد ہوتا ہے ولِلّٰہِ الاسماء الحُسنیٰ فادعوہ بھا وذروا الذین یُلحدون فی

اَسـمـائـہ ''اور اللہ کیلئے ہی ہیں پاک نام پس اللہ کو اسی کے ناموں سے پکارو اور جو اسکے ناموں کیساتھ الحاد کرتے ہیں انہیں چھوڑ دو'' (اعراف:۱۸۰)۔

صحاح ستہ میں اس موضوع سے متعلق بے شمار احادیث ہیں۔ ہم یہاں صرف جامع ترمذی کی روایت پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ عن ابی هريرة عن النبی ﷺ ان للـه تسعين وتسعة اسماً مائة غيرَ واحدة مَنْ احصاها دخل الجنة ''ابو ہرۃ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ نام ہیں یعنی ایک کم سو جس نے انکو گن رکھا (یاد کیا) وہ جنت میں داخل ہوا''۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

یہ حصول برکات اور مسائل کا اعلیٰ ترین حل ہیں۔ اسماء حسنےٰ میں متعدد آئمہ کرام مثلاً ترمذیؒ، ابوزید بغویؒ، سفیانؒ بن عینیہ، حافظ ابن حجرؒ امام جعفرؒ الصادق وغیرہ نے اپنی آراء کا اظہار کیا۔ ہم یہاں صرف وہ اسماء بیان کرتے ہیں جنکی روایت امام جعفرؒ الصادق سے ہے کہ آپ فرد اہل بیت نبی ﷺ اور سلسلہ عالیہ قادریہ کے بھی پیشوا اور امام ہیں۔

اَللّٰهُ	الرَّحْمٰنُ	الرَّحِيمُ	المَلِكُ	القُدُّوْسُ
السَّلَامُ	المُؤْمِنُ	المُهَيمِنُ	العَزِيزُ	الجَبَّارُ
المُتَكَبِّرُ	الخَالِقُ	البَارِئُ	المُصَوِّرُ	الغَفَّارُ
الوَهَّابُ	الرَّزَّاقُ	الفَتَّاحُ	العَلِيمُ	القَابِضُ
البَاسِطُ	السَمِيعُ	البَصِيرُ	اللَّطِيفُ	الخَبِيرُ

الحَلِيمُ	العَظِيمُ	الغَفُورُ	العَلِيُّ	الكَبِيرُ
الحَفِيظُ	المُقِيتُ	الحَسِيبُ	الكَرِيمُ	الرَقِيبُ
المُجِيبُ	الوَاسِعُ	الحَكِيمُ	الوَدُودُ	المَجِيدُ
البَاعِثُ	الشَّهِيدُ	الحَقُّ	الوَكِيلُ	القَوِيُّ
المَتِينُ	الوَلِيُّ	الحَمِيدُ	المُبدِئُ	المُعِيدُ
المُحيِي	المُمِيتُ	الحَيُّ	القَيُّومُ	الوَاحِدُ
الصَّمَدُ	القَادِرُ	المُقتَدِرُ	الاَوَّلُ	الآخِرُ
الظَاهِرُ	البَاطِنُ	المُتَعَال	البَرُّ	التَّوَّابُ
العَفُوُّ	الرَّؤفُ	النُّورُ	الهَادِ	الغَنِيُّ
البَدِيعُ	البَاقِيُ	الوَارِثُ	الرَّبُّ	الكَافِ
القَاهِرُ	الصَادِقُ	الفَاطِرُ	البُرهَانُ	الشَدِيدُ
القَرِيبُ	القَائِمُ	العَالِمُ	الاحدُ	الوِترُ
المَنَّانُ	المُحِيطُ	الرَفِيعُ	القَدِيرُ	الخَلَّاقُ
النَّصِيرُ	المُبِينُ	الاِلٰهُ	الفَردُ	السَّرِيعُ
الغَافِرِ	القَابِلُ	المَلِيكُ	المُعِينُ	٩٩

☆☆☆

Marfat.com

اسماء مقدسہ نبی ﷺ

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو بے شمار صفات سے متصف کیا۔

یہاں صرف آپ کے ننانوے اسماء مبارکہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

مُحَمَّدٌ	اَحْمَدُ	مَحْمُوْدٌ	قَاسِمٌ	نَبِيٌّ
رَسُوْلٌ	شَفِيْعٌ	شَاهِدٌ	شَهِيْدٌ	بَشِيْرٌ
مُبَشِّرٌ	نَذِيْرٌ	مُنْذِرٌ	دَاعٍ	سِرَاجٌ
مُنِيْرٌ	عَزِيْزٌ	حَرِيْصٌ	رَؤُفٌ	رَحِيْمٌ
مَاحٍ	حَاشِرٌ	عَاقِبٌ	هَادٍ	طٰهٰ
يٰسِيْن	مُزَمِّلٌ	مُدَثِّرٌ	خَلِيْلٌ	كَلِيْمٌ
حَبِيْبٌ	مُصْطَفٰى	مُجْتَبٰى	مُرْتَضٰى	مُخْتَارٌ
طَيِّبٌ	طَاهِرٌ	مُطَهَّرٌ	عَالِمٌ	عَلِيْمٌ
حُجَّةٌ	بُرْهَانٌ	اُمِّيٌّ	صَادِقٌ	مُصَدِّقٌ
اَمِيْنٌ	غَنِيٌّ	جَوَادٌ	نَاصِرٌ	نَصِيْرٌ
مَنْصُوْرٌ	مُؤمِنٌ	مُطِيْعٌ	خَطِيْبٌ	فَصِيْحٌ
وَاعِظٌ	نَصِيْحٌ	نُوْرٌ	عَرَبِيٌّ	قَرَشِيٌّ
هَاشِمِيٌّ	رحمة للعالمين	حَكِيْمٌ	مُحَلِّلٌ	مُحَرَّمٌ
اَوْلٰى	كَافَّةٌ	عَبْدٌ	شَكُوْرٌ	اَوَّلٌ

Marfat.com

اٰخِرٌ	ظَاهِرٌ	بَاطِنٌ	فَاتِحٌ	جَامِعٌ
خَاتِمٌ	عادِلٌ	رَشِيدٌ	قَائِمٌ	حَافِظٌ
وَلِيٌّ	ذَاكِرٌ	نَاطِقٌ	صَاحِبٌ	مَكِّيٌّ
مَدَنِيٌّ	يَتِيمٌ	حَلِيمٌ	اِمَامٌ	حَقٌّ
مُبَلِّغٌ	قَرِيبٌ	كَامِلٌ	بَشَرٌ	سَيِّدٌ
اَكْرَمُ	سَابِقٌ	عَفُوٌّ	كَرِيْمٌ	۹۹

اسماء علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

کتب احادیث و سیر میں علی المرتضیٰ کے مختلف اسماء والقاب وارد ہیں۔ محبان، اہل تصوف کی روحانی تسکین کیلئے یہاں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بھی اسماء یہاں نقل کیے جاتے ہیں۔

ابو التُراب	اَبُوالحسن	اَبُوالحُسين	اَبُوالرَّيحانِيَّين
ابوالسِبْطَين	ابومحمد	عَلِيٌّ	حَيدَرْ
اِمِيرالمُؤمنين	قائدُ المسلمين	زَينُ المُوَحِّدِين	خاتِمُ الوَصِيِّين
شَيخُ المُهاجرين	يَعسُوبُ المُسلمين	مُولٰى المؤمنين	قَاتِلُ المُشرِكِين

Marfat.com

صَارِعُ الكافرين	خَامِسُ آل عِبا	عُروَةُ الوُثقیٰ	اسدُللّٰه
وَجْهُ اللّٰه	حَبیبُ الله	حُجَّةُاللّٰه	صِفْوَةُالله
یَدُاللّٰهِ	ذُوالبَرْقَة	رَایَةُالهُدیٰ	فَلَكُ النَّجاة
صاحِبُ الرَّایة	صاحِبُ الِلّوَاء	کَنزُ الفُقَراء	بابُ الحِکمة
بابُ العِلم	مَرکَزُ الحِلم	وَزیرُ الرسول	صَدِیقُ الرَّسُول
أَخُ الرَّسُول	زَوجُ البتُول	مَثِیلُ هارُون	کاسِرُ الأصنام
مَنارُ الایمان	کَشَّافُ الکُرُوب	خَاصِفُ النَّعل	مَظهرُالعجائب والغَرَائِب
هَادِیٌّ	مَهدِیٌ	صَفِیٌّ	قَاریٌ
سَاقِیٌّ	وَلِیٌّ	وَصِیٌّ	نَقِیٌّ
تَقِیٌّ	قاضِیٌّ	داعِیٌّ	جَریٌ
عَونٌ	مُعِینٌ	غَوثٌ	غَیَاثٌ
فَیّاضٌ	مُرتَضیٰ	مُحْسِنٌ	مُفَسِّرٌ

Marfat.com

مُحَدِّثٌ	مُنَوِّرٌ	مُومِنٌ	مُكَرَّمٌ
مُعَظَّمٌ	مُشَرَّفٌ	ساجد	جَوَّاد
عابد	زاهد	مجاهد	شاهِدٌ
غالبٌ	صِدِّيق	ضِيَاء	شُجَاع
قَرْمٌ	نَاصرٌ	كَرَّار	إمام
أمين	عَادِل	سيد	كريم
شَهيدٌ	عَظِيمٌ	شَرِيفٌ	اَشْرَفُ
رَاكِعٌ	فَاضِلٌ	كَامِلٌ	رَاسِخٌ
صائم	كاظم	بَحرُ العُلُوم	۹۹

اسماء مبارکہ الشیخ سید عبدالقادر جیلانیؓ

عَبدُالقادر	سَيِّدٌ	مُؤَيِّدٌ	كريمٌ	عظيمٌ
شريفٌ	ظريفٌ	إمامٌ	هُمامٌ	سالِكٌ
ناسِكٌ	مُؤَقِّنٌ	مُؤمنٌ	مُنعمٌ	مُكرَّمٌ
طَبيبٌ	طَيِّبٌ	مُطِيبٌ	جَوادٌ	مُنقادٌ
قَائِمٌ	صَائِمٌ	عابدٌ	زاهدٌ	ساجدٌ

Marfat.com

واجدٌ	راشِدٌ	قائِدٌ	زائِدٌ	رشِیدٌ
جیلیٌّ	حَنبَلِیٌّ	تَقِیٌّ	نَقِیٌّ	زَکیٌّ
کامِلٌ	باذِل	صفِیٌّ	جمِیلٌ	جلِیلٌ
ماضٌ	مُناصٍ	سعیدٌ	سخیٌّ	وَفِیٌّ
بارساٌ	نَقِیبٌ	نَجیبٌ	خَاضِعٌ	خاشِعٌ
صاحبٌ	ثاقبٌ	وارثٌ	حارثٌ	وارعٌ
بارِعٌ	فائقٌ	لائقٌ	راسِخٌ	شامِخٌ
وَلیٌّ	خَفِیٌّ	طاهرٌ	ظاهرٌ	مُطیعٌ
مُنیعٌ	لَبیبٌ	حَبیبٌ	شاهدٌ	بَصیرٌ
مُنیرٌ	سِراجٌ	تَاجٌ	فَائِحٌ	فاتِحٌ
مُقرَبٌ	مُهذَبٌ	خَلیلٌ	دَلیلٌ	صَادقٌ
حاذَقٌ	سُلطانٌ	بُرهانٌ	حَسَنِیٌّ	حُسَینِیٌّ
عالِمٌ	حاکِمٌ	مُعینٌ	مُبینٌ	مِصباحٌ
مِفتاحٌ	شاکِرٌ	ذاکِرٌ	مَلاذٌ	مَعاذٌ
صالِحٌ	ناصِحٌ	فالِحٌ	واضِحٌ	۹۹

☆☆☆

Marfat.com

یازدہ اسمائے غوث اعظم

سید(۱) و شیخ(۲) و ولی(۳) غوث(۴) جہاں شیئاً لِلّٰہ
خواجہ(۵) مخدوم(۶) و فقیر(۷) وؔ سلطاں(۸) شیئاً لِلّٰہ
تو کہ مسکین(۹) بھی ہے شاہ(۱۰) بھی درویش(۱۱) بھی ہے
تیرے قربان میں اے جان جہاں شیئاً لِلّٰہ

(افضال)

☆☆☆

فقرنامہ

یہ حضرت امام حیدر بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔اس میں تصوف کے دقیق اور عمیق مسائل کو بڑے شائستہ اور آسان پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔جن پر عمل کر کے ایک مبتدی یا سالک فقر کی منازل کو آسانی سے طے کر سکتا ہے۔پیران سلسلہ قادریہ شیخو شریف کے اوراد و وظائف میں بھی شامل ہے۔

الف ۔ اللہ کو ایک کر مانو
ب ۔ بانوا کوئی اور نہ جانو
ت ۔ ترک سبھی سے کریئے
ث ۔ ثابت کر پاؤں دھریئے
ج ۔ جلال اسی سے ڈریئے
ح ۔ حرام کی ڈھونڈ نہ کریئے

Marfat.com

خ ۔ خالی مت یاد سے ہو

د ۔ دنیا کو دل سے دھو

ذ ۔ ذکر کر اسی کا نت

ر ۔ ریا کی نہ کر چِت

ز ۔ زاری بن بات نہ کریئے

س ۔ سراسر عجز موں لے رہیئے

ش ۔ شر مت جی پہ ٹھانو

ص ۔ صبر کا راہ پہچانو

ض ۔ ضمیر پہ شان نہ دھریئے

ط ۔ طالب بن مانؔ نہ کریئے

ظ ۔ ظلم سے بہتا بھاگو

ع ۔ عالی درجات کر، تیاگو ۲

غ ۔ غرور مت عمر پہ کر

ف ۔ فنا کو آگے دھر

ق ۔ قلب جب کیا پاک

ک ۔ کل تب دیکھی خاک

ل ۔ لاہوت ۳ تبھی پہچانو

م ۔ ملکوت ۴ جب انکا جانو

ن ۔ ناسوت ۵ سبھی بھلاوے

و ۔ وصل تب انکا پاوے

ہ ۔ ہادی بن ناہیں بات
ء ۔ اُن دن کچھ نہ آوے ہات
ی ۔ یقین تو مت کر اور
دن ہادی کے ناہیں ٹھور ۶
حیدرؔ کہی ہے اتنی بات
کسو کسو پائی انکی گھات ۷

---

۱ ہندی میں ''میں'' کے معنی میں مستعمل ہے۔
۲ چھوڑنا۔
۳ عالم لاہوت: ذات الٰہی کا مقام جس میں سالک کو مقام فنا فی اللہ حاصل ہوتا ہے۔
۴ عالم ملکوت: بادشاہی، فرشتوں کی دنیا۔ ۵ عالم ناسوت: عالم اجسام یعنی دنیا، مجازاً شریعت اور عبادت ظاہری۔

مزید: قال اللہ تعالی یا غوث اعظم کل طور بین الناسوت و الملکوت فھی شریعة و کل طور بین الملکوت و الجبروت فھی طریقة و کل طور بین الجبروت و الاھوت فھی حقیقة .

''اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ نے فرمایا اے غوث اعظم جو طور طریق ناسوت اور ملکوت کے درمیان ہے وہ شریعت ہے اور جو طور طریق ملکوت اور جبروت کے درمیان ہے وہ طریقت ہے اور جو جبروت اور لاہوت کے درمیان ہے وہ حقیقت ہے۔''

۶ ٹھکانہ یا اوٹ، ملجیٰ وماویٰ۔ ۷ بھید یا بات کی تہہ۔

Marfat.com

سی حرفی

یہ منظوم شجرہ بیعت سی حرفی کی شکل میں داتا حسنین سائیںؒ بانی شیخوشریف کی تصنیف ہے۔آپ تمام سادات گیلانیہ شیخوشریف کے جد اعلیٰ ہیں۔آپ مادرزاد ولی اللہ اور صاحب کرامت بزرگ ہوئے ہیں۔یہ سی حرفی آپ کے شعری ذوق کا ایک فنی شہکار ہے۔

الف۔ اللہ حسنینؒ کا شاہ حیدر پیر ا
ب۔ بتائی انکو راہ طریق سید مجتبیٰؒ شاہ صاحب تحقیق
پ۔ پکڑ نام شاہ محمودؒ دین و دنیا کہ ان سے ہے مقصود

Marfat.com

ت۔ تونگر مصطفیٰ سیدؒ پیر   ہادی و مرشد ہیں دستگیر

ث۔ ثناء تن صفا ماہ بلاغ   ہادی ہیں عبدالرزاق شاہؒ چراغ

ج۔ جابجازین العابدینؒ بادشاہ   شریعت طریقت حقیقت معرفت میں ہمراہ

چ۔ چمن حسن کے باغ مراد   سید عبدالوہابؒ سرود دلکشاد

ح۔ حقیقت میں مانو حبیب خدا   قادر ثالثؒ واحد یکتا

خ۔ خبردار، مخبر، خیرؔ ۲   محمد غوثؒ بالا پیر ہیں راہبر

د۔ دلبر قادر ثانیؒ   انکے مرشد ہیں بندگی محمد غوث جیلانیؒ

ذ۔ ذاکر و شاہ شمس الدینؒ   صورت شمس و معنی یسین

ر۔ ریاضت میں شاہ محمدؒ میر   راہبر و راہنما و پیر و فقیر

ز۔ زمانہ میں سب زمین و زمن   شاہ علی نورؒ الدین ہیں روشن

ژ۔ ژندہ ۳ لباس ہے جنکا   شاہ مسعودؒ سید دانا

س۔ سرور سید و سردار   ابو العباس احمدؒ ہیں دلدار

ش۔ شاہ جہان سید و پاک   شاہ صوفیؒ ہیں صاحب ادراک

ص۔ صائب ۴ و نائب ہیں واللہ   سید ابو نصر شاہ فضل اللہ ۵

ض۔ ضامن ہیں بہر ہردو جہاں   سید عبدالوہابؒ سیف زباں

ط۔ طریقت موں ۶ رہنما رہبر   قطب و سلطان پیر پیراں سید قادر

ظ۔ ظاہر ہیں شیخ و مخدومی   بو سعید مبارکؒ مخزومی

ع۔ عادل و عالم و عیار ۷   ابو الحسن قرشیؒ و گل ہنکار

غ۔ غنچہ باغ فردوسی   فخر کل ابو الفرح طرطوسیؒ

ف۔ فراست میں صاحب و فطرت   شیخ عبدالعزیزؒ با عجلت ۸

ق۔ قربت میں صومعی و زاہد   شیخ عبد الواحدؒ ہیں واحد

ک۔ کوثر کے جام سے سرمست   شبلیؒ پاک ہیں کہ مست الست

گ۔ گل ہیں نہال باغ امید   شاہ بغداد قاسم جنید قدس اللہ سرہ

ل۔ لطف خدا آل نبی ﷺ   واقف بھید سَرِی سقطیؒ

م۔ معروف کرخیؒ دانا   انکے مرشد ہیں علیؒ موسیٰ رضا

ن۔ ناصر ہیں کاظمؒ و جعفرؒ   باقرؒ و عابدؒ و شبیرؒ و شبرؒ

و۔ والی ہیں طائی داؤدؒ   خواجہ حبیبؒ عجمی کے محبوب

ہ۔ ہادی ہیں حسنؒ بصری   شاہ مردان علی کرم اللہ وجہ ولی و وصی

لا۔ لا اِلہ ہے بھید اللہ   سر حق محمد الرسول اللہ ﷺ

ء۔ أناَ فاناً مِنَ الأفلاك ۱؎   پھر۲؎ کے آتے ہیں صاحب لولاک ﷺ

ی۔ یگانہ جان کر رب نے دیا   تحفہ معراج ، فقر و عشق اللہ

عشق مشک محمد رسول اللہ

عشق میرے اللہ کو عشق ہے میرے ہادی سے، میرے ہادی کو عشق ہے اللہ سے، عشق اللہ جمال فقراء ، بحق لا اِلہ اِلا اللہ محمد الرسول اللہ۔

۱؎ اِمام حیدر بخش بن سید اللہ بخش

۲؎ چنا گیا، منتخب

۳؎ گودڑی فقراء کا لباس

Marfat.com

۴ درست کرنے والا، سیدھے رستے پر چلنے والا۔

۵ کئی شجرہ اور تذکرہ جات کی کتابوں میں اس نام کا تضاد ہے جو کسی بزرگ کی مسامحت کے سبب ہے۔ راقم الحروف اس پر ممکنہ حد تک جستجو کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ عبدالسلام فضل اللہ ہی صفی الدین صوفی ہیں۔ حوالہ کیلئے کتب ملاحظہ ہوں:

''قلائدالجواہر'' از علامہ یحییٰ تادفی ؒ (م ۹۶۳)۔

''اخبار الأخیار'' از شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ۔

''تحفۃ القادریہ'' از سید ابو المعالی خیر الدین قادری ؒ بن سید رحمت اللہ لاہوری (م یکم ربیع الاول ۱۰۲۴ھ/1615ع)، آپ امام نہم محمد التقی ؓ کی اولاد سے اور سید داؤد کرمانی شیر گڑھی ؒ متوفی ۹۸۲ھ کے بھتیجے تھے)۔

''شریف التواریخ'' شریف احمد شرافت نوشاہی ؒ۔

اور سید عبدالسلام فضل اللہ صوفی کوئی غیر معروف ہستی بھی نہیں کہ جس میں مؤرخین کو اختلاف ہو۔ آپ حضور غوث اعظم ؓ کے پوتے ہیں اور اسکا ثبوت موجودہ بغداد میں أظھر من الشمس ہے۔ ثانی عفی عنہ

۶ موں بمعنی ''میں'' ہندی میں مستعمل ہے۔

۷ پیمانہ، کسوٹی

۸ جلدی کرنے والا ۔ عبدالعزیز ؒ شیخ عبدالواحد کے والد اور پیر صحبت ہیں۔

۹ صومعہ معنی عبادت گاہ صومعی عبادت گزار۔

۱۰ پلک جھپکنے میں آسمانوں سے۔

☆☆☆

مختصر سوانح حیات پیرانِ سلسلہ قادریہ

سید عالم محمد الرسول اللہ ﷺ

لا إلہ إلا اللہ محمد الرسول اللہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے محمد ہیں رسول اللہ کے۔ آپ رسولوں کے سردار اور آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے ساتھ بھیجا (ھو الذی أرسل رسولہ بالھدی، فتح:۲۸) پھر انکا ذکر بلند کیا (ورفعنا لک ذکرک، انشراح:۴) پھر ہادی بنایا (إنک لتھدی إلی صراط مستقیم، الشوریٰ:۵۲) پھر عالم الغیب بنایا (فلا یظھر علی غیبہ أحدا ○ إلا من ارتضی من رسول، الجن:۲۷) پھر حاکم بنایا (فلا

وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم، نسآء:٦۴) پھر شافع امت کیا(لا یملکون الشفاعة إلا من اتخذ عند الرحمن عهدا ،مریم :۸۷) پھر مقام محمود پر جلوہ گر کیا(عسی أن یبعثك ربك مقام محمود ا،الاسرآء:۲۹) پھر نبیوں ورسولوں پر خاتم بنایا(ولكن رسول الله وخاتم النبيين) پھر تمام جہانوں کیلئے رحمت کیا(وما أرسلناك إلا رحمة اللعالمين،الاحزاب،۴۰) اور پھر آپکی ذات اقدس،مقدس،اطہر ،مطہر پر درودوسلام بھیجا(إن الله و ملائكته يصلون على النبی يا أيها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما،الاحزاب:۵٦) ۔ صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه أجمعين۔

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ

علی المرتضیٰ ،اخ الرسول وزوج البتول فاطمۃؓ ،إمام مظفر، باعث نزول سورۃ الدھر،اشرف المکین ،سید المؤمنین،ناصر المسلمین،عارف المبین،إمام الکاملین، آپکو اسد اللہ کا لقب عطا ہوا اور خیبر کی فتح آپ کے نام لکھی گئی ۔آپ رسول ﷺ سے تقریبا ستائیس سال عمر میں چھوٹے تھے۔آپکی خدمات کا اسلامی تاریخ میں ایک سنہرا باب ہے۔آپ چوتھے خلیفہ ہیں۔رسول ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہا ''اما ترضی أن تكون منی بمنزلة هارون من موسٰی ''کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ میری تمہارے ساتھ وہی نسبت ہے جو موسیٰ کی ہارون کے ساتھ ہے''۔ پھر ایک موقع پر فرمایا'' العلی منی وأنا منه ''علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں'' آپ (۱۳ رجب کو خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور ۲۱ رمضان

Marfat.com

المبارک ۴۰ھ/ 661ع) ۶۳ کی عمر میں ایک خارجی عبدالرحمان ابن ملجم کے ہاتھوں شہادت پائی۔ آپ تمام سلاسل ہائے تصوف کے مصدر و مرجع ہیں۔

حسن مجتبیٰ علیہ السلام

راحت قلب علی المرتضیٰ و فاطمۃ الزہرآء، راکب عاتق رسول اللہ، خلیفہ الخامس عنداللہ الإمام الحسن المجتبیٰ، (۱۵ ماہ رمضان ۳ھ/ 624ع) کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ حضور ﷺ آپ سے بہت محبت فرماتے تھے۔ حضرت فاطمہؓ سے فرماتے میرے بچوں کو لے آو۔ حضور ﷺ کی مقرر کردہ خلافت راشدہ کی مدت میں ۶ ماہ آپ کے حصے میں آئے۔ آخرکار جب حالات سازگار نہ رہے تو ربیع الاول ۴۱ھ میں خلافت سے دستبردار ہوکر حضور ﷺ کی اس پیش گوئی (ابنی هذا سید ولعل الله أن يصلح به بين فئتين من المسلمين "کا ثبوت پیش کردیا کہ "میرا یہ بیٹا سردار ہے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کے دوگروہوں میں صلح کروادے" (بخاری کتاب المناقب)۔ پھر فرمایا اللہم إنی أحبُّهُ فأحِبَّهُ " اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما" آپکا وصال پرملال (۴۷ برس کی عمر میں ۵ ربیع الاول ۵۰ھ/ 30 ستمبر 671ع) میں زہرخورانی سے ہوا آپکا مزار جنت البقیع میں ہے۔

اِمام حسین علیہ السلام

گوشہ جگر علیؓ و زہرآءؓ، شبیہ رسول اللہ، اِمام اہل الابتلاء فی الکرب والبلا اِمام حسین آنجناب کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے وہ عظیم الشان قربانی دی کہ تاریخ عالم میں اسکی مثال نہیں ملتی۔ احادیث نبویہ آپکے مقام و مرتبہ پر شاہد

Marfat.com

ہیں۔ آقاودوعالم نے فرمایاﷺ "هماريحانتای من الدنيا،" حسن وحسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں" (بخاری کتاب المناقب)۔ آپکی ولادت (۴ھ/625ع) کومدینہ میں ہوئی اور (۱۰محرم الحرام ۶۱ھ/680ع) میں کربلا کے مقام پر اپنوں کے ہاتھوں شہید کردئے گئے۔ آپکا یوم شہادت آج بھی عالم اسلام میں عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔ آپکا مرقد منور کربلا معلٰی میں ہے۔

درمیان امت کیوان جناب
ہم چوں حرف قل ھواللہ درکتاب (اقبال)

الحسن البصری رضی اللہ تعالی عنہ

خواجہ عالم، بدر السالکین، غوث الاسلام والمسلمین، سلطان الاولیاء و المتقین آپکا نام حسن اور کنیت ابوسعید ہے۔ آپکی ولادت (۲۱ھ/642ع) کو مدینہ منورہ میں ہوئی آپ نے علی المرتضیٰؓ سے فیض حاصل کیا اور حسنین کریمینؓ کی صحبت سی بھی بہرہ ور ہوئے۔ آپکو ام المومنین حضرت سلمہؓ کا دودھ پینے کا شرف حاصل ہے یہی دوگھونٹ اسکا باعث ہوئے کہ علم وفضل میں آپکی مثال نہ ملتی تھی۔ آپکے والد کا نام یسار اور والدہ کا نام خیرۃ تھا۔ آپ نے (۱۱۰ھ/731ع) میں وفات پائی آپکا مزار بصرہ میں ہے۔

علی بن حسین علیہ السلام

یادگار نبوت، پیشوائے دین وملت آپ ائمہ اہل بیت کے چوتھے امام ہیں۔ آپکی ولادت جمعہ ۱۵ جمادی الآخر ۳۸ ہجری میں ہوئی۔ آپکی کنیت ابومحمد اور القاب زین العابدین، سجاد، ذکی، امین ہیں۔ آپ انتہائی حلیم الطبع اور فطین الذہن

تھے۔مخالفین کے اعتراضات کو بڑے تحمل سے سنتے اور جواب ارشاد فرماتے۔آپکا وصال ۱۸ محرم ۵۷ ہجری میں ہوا اور جنت البقیع میں امام حسن کے پہلو میں دفن ہوئے۔

محمد بن علی علیہ السلام

عالم مصطفوی، وارث ولائیت مرتضوی، پیشوائے اہل یقین، امام المفسرین والمحد ثین آپ امام زین العابدین اور فاطمہ بنت امام حسنؓ کے صاجزادے تھے۔آپ (۳ ماہ صفر ۵۷ھ/ 676ع) کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔آپکی کنیت ابوجعفر القاب باقر، شاکر، ہادی اور جاہ نشین پیغمبر ہیں۔آپکا شمار اسوقت کے بڑے بڑے علماء میں ہوتا تھا۔امام اعظم جیسے مجتہد آپکی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔آپ حقیقت و معرفت کی کلید تھے۔آپ (۷ ماہ ذی الحج ۱۱۴ھ/ 733ع) میں فوت ہوئے۔آپکا مرقد انور آپکے والد ماجد کے پاس ہے۔

جعفر بن محمد علیہ السلام

سر حلقہ اہل کمال، دائم مشاہدہ ذوالجلال امام الائمہ، امام الفقہاء امام ابوعبد اللہ جعفر الصادق الہاشمی بن امام محمد باقر آپکی والدہ ماجدہ فروۃ بنت قاسم بن محمد بن ابوبکر الصدیقؓ تھیں۔آپ (۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ/ 702ع) میں پیدا ہوئے۔ آپ جناب کو دو طرف سے فیض ملا آپ کے نانا قاسمؓ بلند پایا محدث تھے۔ ہزاروں لوگ آپ کے حلقہ درس میں شریک ہوتے امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ لو لا السنتان لھلك النعمان "اگر زندگی میں یہ دو سال (امام جعفر کی صحبت کے) نہ ملتے تو نعمان ہلاک ہوجاتا" آپؒ نے (۱۵ ماہ رجب ۱۴۸ھ/ 765ع) کو رحلت فرمائی۔

Marfat.com

موسی بن جعفر علیہ السلام

پیشوائے اہل بصیرت ،امام الکاظمین ،امام ابوعلی موسی بن جعفر الکاظم آپ کی ولادت باسعادت (۷صفر المظفر ۱۲۷ھ/744ع) میں ہوئی۔کمال حلم اور غصہ دبانے کی وجہ سے آپ کا لقب کاظم پڑ گیا آپ کو صابر اور امین بھی کہا کرتے تھے۔ آپ کے کمالات خوارق عادات بہت ہیں آپ نے ظاہری و باطنی فیض اپنے والد ماجد سے حاصل کیا آپ نے (۲۵رجب المرجب ۱۸۳ھ/798ع) میں وفات پائی بغداد آپکا مدفن ہے۔

علی رضا بن موسیٰ کاظم علیہ السلام

قبلہ جمیع اہل اسلام، واقف اسرار قدر وقضا ،امام ابومحمد علی رضا۔آپکے القاب رضا ،مرتضی، ضامن تھے۔ آپکی ولادت (۱۱ذوالحجہ ۱۵۳ھ/770ع) کو مدینہ میں ہوئی۔آپ امام المتصوفین تھے ہزاروں لوگ آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے۔حضرت معروف کرخیؒ جیسے بلند پایا بزرگ آپکی خدمت کو سعادت سمجھتے تھے۔ آپکے فیض سے عرب وعجم کا کوئی کونہ بھی خالی نہیں۔آپکی وفات (آخر ماہ صفر المظفر ۲۰۲ھ/817ع) میں ہوئی۔مزار شریف مشہد مقدس (ایران) میں ہے۔

حبیب عجمی قدس اللہ سرہ

بحرالمتجرین، برہان الحق والدین، خلیفہ اول وجانشین اعظم خواجہ حسن بصریؒ ،ابونصر، ابومحمد حبیب بن محمد العجمی حضرت حسنؓ کے ہاتھ پر توبہ کی اور توکل میں وہ بے مثال رتبہ پایا کہ خود حسنؒ بھی حیران تھے۔قرآن کریم سن کر گریہ فرماتے کسی نے کہا

Marfat.com

آپ تو عجمی ہیں پھر یہ مرتبہ کس طرح؟ ہاتف غیبی نے آواز دی کہ "عجمی ہے مگر حبیب ہے"۔ آپکی وفات (۳ ربیع الآخر ۱۵۶ھ/ 3 مارچ 772ع) میں ہوئی آپکا مرقد مبارک بصرہ میں ہے۔

داؤد الطائی قدس اللہ سرہ

امام الأتقیاء والصلحاء سلطان المتصوفین، صاحب ادراک وعرفان ابو سلیمان داؤد بن نُصَیر الطائی قبیلہ طے سے تعلق تھا۔ کوفہ میں پیدا ہوئے۔ ۲۰ سال کی عمر میں امام اعظم کی شاگردی اختیار کی فن حدیث اور قراءت میں ماہر تھے۔ فقہ میں بھی اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ صاحبین اپنے مسائل میں آپکو ثالث بناتے تھے۔ مگر روحانیت کی طرف اس طرح مائل ہوئے کہ ایک دن ساری کتب اٹھا دریا برد کر دیں اور حبیب عجمیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تصوف میں وہ بلند مرتبہ پایا کہ حضرت فُضَیل بن عیّاض بھی آپ پر فخر کرتے تھے۔ آپ امام ابو یوسفؒ پر امام محمدؒ کو ترجیح دیتے تھے فرماتے کہ محمدؒ نے ہمارے استاذ کی سنت کو باقی رکھا جبکہ ابو یوسفؒ نے ترک کر دیا۔ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الکوفیؒ آپکی ولادت (۸۰ھ/ 699ع) میں ہوئی۔ آپ راہبر طریقت بھی تھے روحانیت میں بلند مرتبہ پایا۔ آپ انتہا درجے کے متقی اور عبادت گذار تھے۔ آپکی وفات (۱۵۰ھ/ 767ع) میں ہوئی جبکہ داؤد طائی ۱۶۵ھ/ 782ع) میں فوت ہوئے۔

معروف کرخی قدس اللہ سرہ

مقتدائے صدر طریقت، سلطان المتعبدین، اسد الدین، ابو محفوظ علی بن فیروز بن مرزبان الکرخی معروف شاید آپ کو عرف عام میں کہتے تھے۔ امام علی رضا کے

Marfat.com

ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے پھر داؤد طائی کی خدمت میں رہ کر فیض پایا۔ انکی وفات کے بعد پھر امام علی رضا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوری زندگی انہی کی خدمت میں ہی گزار دی۔ آپکا وصال (۲محرم الحرام ۲۰۰ھ/ 12 اگست 815ع) میں ہوا۔ فقر میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے اور مجیب الدعوات تھے۔ خواجہ ممشاد علوؒ دینوری جیسے بزرگ آپکی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ ۱۰۰ برس سے زائد عمر پائی آپکی تصانیف میں ایک تفسیر کا ذکر ملتا ہے۔ آپکا مزار بغداد میں ہے۔

سری سقطی قدس اللہ سرہ

شیخ الشیوخ طریقت، ضیاء الدین، سراج العالمین، حضرت ابوالحسن سری سقطی البغدادی بن مُغلِّس آپ حضرت جنید بغدادی کے ماموں تھے۔ آنجناب نے حضرت معروف کرخی سے بیعت کی۔ گرے ہوئے آم فروخت کیا کرتے تھے۔ اسی سبب سے نام سقطی پڑگیا۔ جناب حبیب الراعیؒ کی دعا کی بدولت ولائیت میں بلند مرتبہ پایا بشر بن حارث حافیؒ سے بھی صحبت رہی۔ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ چالیس سال سے شہد کی خواہش ہے جو ابھی پوری نہیں ہوئی فرماتے تھے کہ روزانہ آئینہ دیکھتا ہوں کہ کہیں گناہ کیوجہ سے چہرہ سیاہ نہ ہو گیا ہو۔ آپ نے (۳ رمضان ۲۵۳ھ/ 6 ستمبر 867ع) میں رحلت فرمائی مزار بغداد شریف میں ہے۔

جنید بغدادی قدس اللہ سرہ

سید الطائفہ، طاؤس العلماء، امام الاولیاء، برہان الاتقیاء، صدر العرفاء، ابو القاسم جنید بن محمد بن جنید البغدادیؒ آپکی ذات گرامی تمام اولیاء اللہ میں منفرد و ممتاز نظر آتی ہے۔ آپ حضرت سفیان ثوری کے مذہب کے پیرو تھے۔ آپ نے اپنے

Marfat.com

ماموں سریؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ جناب سری سے پوچھا گیا کہ کسی مرید کا رتبہ پیر سے بڑھ سکتا ہے تو انھوں نے فرمایا "ہاں جیسے جنید کا مجھ سے بڑھ گیا" ابن اثیر نے لکھا ہے کہ آپ اپنے وقت میں دنیا کے امام تھے۔ آپ خواجہ ممشاد علو دینوری کے پیر صحبت تھے۔ تصوف کی اولین کتاب "اللمع" کے مؤلف ابونصر سراج عبداللہ بن محمدؒ (م ۳۷۸ھ) کے شیخ ابومحمد عبداللہ بن المرتعشؒ (م ۳۲۸ھ) نے بھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ کی ولادت (۲۱۶ھ/ 831ع) میں ہوئی اور آپکا وصال (۲۷ رجب المرجب ۲۹۷ھ/ 11 اپریل 910ع) میں ہوا۔ آپکی تصانیف میں "عمدۃ السلوک" کا نام ملتا ہے۔ آپکا مرقد انور (شونیزیہ) بغداد میں ہے۔

ابوبکر شبلی قدس اللہ سرہ

سلطان الملۃ، حجۃ اللہ، کہف الدین، امام اہل تصوف و عرفان، ابوبکر دُلَف بن جَحدَر الشبلی آپ بغداد کے ایک گاؤں شبلہ میں (۲۵۷ھ/ 871ع) کو پیدا ہوئے۔ حضرت خیر النساج کے ہاتھ پر تائب ہو کر جنید بغدادی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی آپ انکے رشتہ دار بھی تھے۔ مسلکاً مالکی تھے۔ انتہائی متقی اور پرہیز گار تھے۔ جنید کہا کرتے تھے کہ ہر قوم کا ایک سردار ہوتا ہے اور اس قوم کے سردار شبلیؒ ہیں۔ آپ نے (۲۸ ذی الحجہ ۳۳۴ھ/ 30 جولائی 946ع) میں رحلت فرمائی علم حدیث اور فقہ میں عبور حاصل تھا۔ آپکی تصانیف میں "اسرار العارفین" اور "اسرار الحروف" کے نام ملتے ہیں۔

عبدالواحد تمیمی قدس اللہ سرہ

ہادی الموحدین، زین الدین، خلاصہ اہل عرفان، وسیلہ ارباب ایقان، الشیخ

ابوالفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز بن حرث بن اسدؒ۔ علوم ظاہری کے بعد بلاد عرب و عجم کی سیاحت کی مگر عمر شریف کا زیادہ تر حصہ بغداد و معلّٰی میں ہی گذرا۔ حضرت ابو بکر شبلیؒ کی خدمت میں رہ کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ مذہباً حنفی تھے۔ آپکا وصال (۹ جمادی الثانی ۴۲۵ھ/ 1 مئی 1034ع) میں ہوا۔ مزار شریف مقبرۂ امام احمد بن حنبلؒ میں واقع ہے۔ عبدالعزیز آپ کے والد ماجد اور پیر صحبت ہیں آپکا روحانی فیض بھی حضرت عبدالواحد کو پہنچا اس وجہ سے سی حرفی میں آپ کا نام شامل ہے۔ (۱۱ ذوالحج ۳۳۲ھ) میں آپکا دار آخرت کیطرف انتقال ہوا۔ مزار یمن میں ہے۔

ابوالفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ

اِمام العاشقین، قطب الدنیا والدین، فخر السالکین، علاء الدین، محرم اسرار خفی وجلی ابوالفرح محمد بن عبداللہ بن یونس الطرطوسی، ایک روایت کے مطابق آپکا نام یوسف ہے۔ آپ طرطوس کے رہنے والے تھے جو اندلس کا پر رونق شہر تھا۔ آپنے حضرت عبدالواحد کے دست مبارک پر بیعت کی۔ آپ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ صبر وریاضت اور تجرید و توکل میں یگانہ وقت تھے۔ (۳ شعبان ۴۴۷ھ/ 28 اکتوبر 1055ع) میں وفات پائی آپکا مزار شریف طرطوس میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

ابوالحسن ہنکاری قدس اللہ سرہ

شیخ الاسلام، قطب العالمین، نصیر السالکین، حجۃ العارفین، شرف الدین، ابوالحسن علی بن احمد بن یوسف بن عرفہ القرشی الہنکاری۔ آپ کی ولادت (۴۰۹ھ/1018ع) میں ہوئی۔ آپ نے حضرت ابوالفرح طرطوسی کے دست

Marfat.com

اقدس پر بیعت کی۔ کم کھانا، کم سونا اور زیادہ عبادت آپکی فطرت میں شامل تھا۔ بہت ساری احادیث مبارکہ آپکو زبانی یاد تھیں۔ لوگوں نے آپ کو شیخ الاسلام کا لقب دیا مگر آپنے فرمایا کہ میں شیخ الاسلام نہیں ہوں۔ آپکا وصال (۱ محرم ۴۸۸ھ/ 1 فروری 1095ع) میں ہوا آپکا مزار بغداد شریف میں ہے۔

حضرت مبارک قدس اللہ سرہ

سراج العالمین، مخدوم العارفین، سلطان الراشدین، فخر السالکین، مصلح الدین ابوسعید مبارک مخرّمی بن علی بن حسین بن بندرا ہے۔ آپ نے حضرت ابوالحسن ہنکاری کے دست مبارک پر بیعت کی۔ آپ کی بیعت روحی ائمہ اثنا عشر سے تھی۔ آپ کی عظمت و مرتبہ کے اندازہ کیلئے یہی کافی ہے کہ قطب الاقطاب، غوث الاغوات محبوب سبحانی السید عبدالقادر جیلانی نے خرقہ خلافت آپ سے پایا۔ جس مدرسہ میں غوث اعظمؓ درس دیتے تھے وہ مدرسہ آپ ہی کا تھا۔ آپ مسلکاً حنبلی تھے۔ آپ کی وفات (۷ محرم ۵۱۳ھ/ 20 اپریل 1119ع) میں ہوئی۔

عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

سید الاولیاء، وارث میراث انبیاء، نجیب الطرفین، ابن صاحب قاب قوسین، محبوبُ محبوبِ رب المشرقین والمغربین، پیران پیر، صاحب قول قدمی ھذہ علی رقبة کل ولی اللہ، مقرب بارگاہ احدیت، مقدس درگاہ صمدیت، غوث الأغواث، سید الأسیاد، میراں محی الدین السید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانیؓ۔ آپ کے والد گرامی کا نام ابوصالح موسیٰ ہے۔ آپ کا نسب مبارک گیارہ مقدس واسطوں سے امام علی المرتضیٰؓ تک پہنچتا ہے۔ آپ نے حضرت ابوعبداللہ حماد بن مسلمؒ دباس

Marfat.com

متوفی (رمضان ۵۲۰ ہجری سے بھی کسب فیض کیا۔ آپ حضورؓ کے نام کی نسبت سے پورے سلسلہ طریقت کا نام ہی قادریہ پڑ گیا۔ آپ (یکم رمضان ۴۷۰ ھ/ 18 مارچ 1078ع) کو جیلان میں پیدا ہوئے اور ۹۱ سال آسمان ولائیت پر پرواز کرنے کے بعد طریق آخرت کا رخ کیا۔ آپ کی رحلت (۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ ھ/ 14 فروری 1166ع) میں ہوئی۔

عبدالوہاب قدس اللہ سرہ

اِمام الفضلاء، صدر الأ صفیاء، مورد تجلیات سبحانی مخزن مشاہدات ربانی، شیخ الاسلام والمسلمین سیف الدین ابو عبداللہ سید عبدالوہاب گیلانی القادری آپ جناب غوث اعظمؓ کے بڑے صاحب زادے تھے۔ (شعبان ۵۲۲ ھ/ اگست 1128ع) میں پیدا ہوئے۔ علوم ظاہری و باطنی میں آپ کی مثال نہ تھی اپنے وقت کے زبردست عالم، واعظ اور متقی انسان تھے۔ حضور غوث اعظم کے وصال کے بعد مدرسہ کی ذمہ داری بھی آپ نے سنبھالی۔ رحمدل ہونے کے ساتھ ساتھ جود وصفا کی صفات سے بھی متصف تھے۔ آپکا وصال (۲۵ شوال ۵۹۳ ھ/ 11 ستمبر 1197ع) میں ہوا۔ مزار غوث پاکؓ کیساتھ ہے۔

شیخ عبدالسلام قدس اللہ سرہ

قدوۃ الفقہاء والمحدثین، زبدۃ العلماء والمفسرین، فرد الاقطاب والاغواث، سید عبدالسلام بن سید عبدالوہاب آپ غوث اعظم کے پوتے تھے۔ ابو منصور، ابو نصر، ابوالفرح آپکی کنیتیں، فضل اللہ اور صفی الدین آپ کے القاب تھے۔ کثرت عبادت و ریاضت کے باعث عرف عام میں صوفی پکارے جانے لگے۔ ظاہری و باطنی تعلیم

Marfat.com

اپنے والد ماجد سے حاصل کی اور اپنے دادا غوث پاکؓ کی زیارت اور تربیت سے بھی فیض یاب ہوئے۔ جب تک آپ اپنی والدہ کے بطن مبارک میں رہے سید عبدالوہاب اسطرف پشت نہ کرتے تھے۔آپکی ولادت (۸ ذی الحجہ ۵۴۸ھ/ 24 فروری 1154ع) میں اور وفات (۳ رجب ۶۱۱ھ/ 8 نومبر 1214ع) میں ہوئی بغداد آپ کا مولد و مدفن بنا۔

سید احمد قدس اللہ سرہ

سلطان الطریقت، برہان الحقیقت، قبلہ عالم، ابوالمسعود سید احمد المعروف احمد گنج بخش آپ سید صفی الدین صوفی کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ کی ولادت (۵۵۸ھ/ 1163ع) کو بغداد میں ہوئی۔آپ کی کنیت ابومسعود بھی ہے آپ سقوط بغداد سے پہلے ترک سکونت کر کے روم تشریف لے گئے پھر حلب میں قیام پذیر ہوئے اور وہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔آپ اپنے والد بزرگوار کی طرح عرفان میں بے مثل رتبہ رکھتے تھے۔تعلیم ظاہری اور باطنی کے زیور سے آراستہ تھے آپ کی کنیتیں ابو نصر، ابوالعباس اور القاب حمید الدین، علم الدین بھی تھے۔آپ کا وصال (۲۵ رجب ۶۳۰ھ/ 7 مئی 1233ع) میں ہوا آپ کا مزار اقدس حلب (شام) میں ہے۔

سید مسعود گیلانی قدس اللہ سرہ

غوث المقربین، سراج العابدین، زین العارفین، نور الدین، ابوالبرکات، سید ابوعلی مسعود گیلانی عرف عام میں آپ کو غازی بھی کہا جاتا ہے۔آپ سید احمد گنج بخش کے صاحبزادے تھے اور انہیں کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلوک معرفت کی تمام منازل طے کیں۔آپ حلب کے صوفیاء کے امام مانے جاتے تھے۔آپ

Marfat.com

جناب (۶۲۰ھ/ 1223 ع)کو بغداد میں پیدا ہوئے اور(۵ شعبان ۶۶۰ھ/25 جون 1262ع)کو حلب میں رحلت فرمائی، والد ماجد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

سید علی گیلانی قدس اللہ سرہ

مظہر کمالات نبویہ، مزین اطوار غوثیہ، مہبط انوار الٰہیہ ،صالح الدین ، ضیاء الدین ابوالحسن علی گیلانی، سید مسعود غازی کے فرزند ارجمند تھے۔ آپکی کنیت ابوالحسن بھی تھی۔(۶۴۵ھ/ 1247ع)کو حلب میں پیدا ہوئے۔آپ نے اپنے والد ماجد سے روحانی تعلیم پائی اور انہیں کے دست پر بیعت کی۔مجاہدہ و ریاضت کے شائق تھے۔دنیا و اہل دنیا کو نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھتے۔معرفت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔(۲محرم الحرام ۷۱۵ھ/ 8 اپریل 1315ع)کو حلب میں وفات پائی اور اپنے خاندانی قبرستان میں دفن ہوئے۔

سید حسن شاہ میر میراں قدس اللہ سرہ

امام الطریقت ،سلطان الحقیقت،غواص دریائے حقیقت ،سراج الدین ، شرف الدین ،سید ابو محمد حسن المعروف شاہ میر میراں آپ کی کنیت ابو عبد اللہ بھی تھی۔اور آپ کے القاب جمال الدین اور اطہر بھی تھے۔آپ سید علیؒ کے بیٹے تھے۔آپ نے (۶۷۶ھ/ 1278ع) میں ولادت پائی ظاہری اور باطنی علوم اپنے والد ماجد اور سید صالح گیلانی سے تفسیر ،حدیث اور فقہ حاصل کئے۔اور خرقہ خلافت اپنے والد سے حاصل کیا۔ آپ حلب کی پسندیدہ ترین شخصیت تھے۔آپ کا شمار جلیل القدر اور اکابر مشائخ میں ہوتا تھا۔آپ کا دستر خوان ہمیشہ بچھا رہتا اور لنگر جاری

Marfat.com

رہتا۔آپ کی شخصیت میں تواضع از حد تھا۔ آپ ایک دفعہ ہندوستان تشریف لائے پھر واپس حلب چلے گئے۔(۸ ذیقعدۃ ۷۶۶ھ/ 27 جولائی 1365ع) میں وفات ہوئی۔حلب آپ کا مولد و منشأ و مدفن بنا۔

حضرت سیّد محمد قدس اللہ سرہ

سلطان الاوتاد، رئیس الأفراد، قطب الواصلین، آفتاب دین وملت، حضرت ابومحمد سید شمس الدین محمد اعظم، آپ سید شرف الدین حسنؒ کے صاحبزادے تھے۔ آپ (۷۵۴/ 1353) کو حلب میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ظاہری تعلیم حلب کے بڑے بڑے فقہاء سے حاصل کی پھر تصوف و روحانیت کی طرف مائل ہوکر اپنے والد ماجد کے دست حق پر بیعت کی۔آپ اہلِ طریقت حلب کے امام مانے جاتے تھے اور بڑے متوکل علی اللہ تھے۔ دروازے پر زائرین کا تانتا بندھا رہتا تھا۔(۳ ربیع الاول ۸۳۴/ 1431ع) کو فوت ہوئے اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔(ایک قول کے مطابق آپکی وفات ۸۸۵ھ میں ہوئی مگر پہلی روایت زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔۔ثانی عفی عنہ)۔

سید محمد غوث اچوی قدس اللہ سرہ

وارث خاتم النبیین و امام الصالحین، غوث العارفین، زبدۃ الفقہاء المحدثین شمس الہند، محمد غوث اچوی حلبی بن سید شمس الدین محمد، آپ (۸۰۳ھ/ 1401ع) میں پیدا ہوئے (تاریخِ اوچ میں ۸۳۳ھ) درج ہے۔ اپنے والد ماجد سے خرقہ خلافت حاصل کیا اوران سے ہندوستان جانے کی اجازت چاہی مگر آپ نے فرمایا کہ میری زندگی میں کہیں نہ جاؤ۔ انکی وفات کے بعد ایماء غیبی پر بغداد

،خراسان، ترکستان سے ہوتے ہوئے ہندوستان آئے پہلے ناگور آئے پھر لاہور اور ملتان سے ہوتے ہوئے اوچ (بہاولپور) ۸۸۷ہجری میں بحکم غوثیہ مستقل قیام فرمایا۔ سلسلہ قادریہ اگرچہ ہندوستان میں پہلے بھی شیخ عیسیٰ بن غوث الاعظمؒ کی نسبت متعارف تھا۔ مگر جو عروج آپ کی آمد سے ملا پہلے نصیب نہ تھا۔ خواجہ محمد حسینی بندہؒ نواز اسوقت مسند خلافت چشتیہ پر متمکن تھے۔ نقشبند کے حضرت مولینا محمد زاہد وخشیؒ (م۹۳۶ھ) مسند آراء تھے۔ حسین مرزا حاکم سندھ اور سکندر لودھی سلطان دہلی آپ کے مرید تھے۔ ہزاروں طلبہ آپ کے حلقہ درس میں شریک ہو کر فیض یاب ہوتے۔ آپ کی وفات (۷رجب ۹۲۳ھ/ 23 جولائی 1517) میں بعہد ظہیر الدین بابر ہوئی۔ مزار شریف اوچ گیلانیہ میں مرجع خلائق ہے۔

عبدالقادر ثانی قدس اللہ سرہ

سلطان الأ تقیاء، نور نقطہ عرفان، مرکز دائرہ ایمان، محبوب غوث صمدانی، مہبط انوار الٰہی، آپ سید محمد غوث اچویؒ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کی ولادت (۵صفر المظفر ۸۶۲/ 1460ع) میں ہوئی۔ حاکمین وقت آپ کے والد کے عقیدت مند تھے۔ شروع میں آپ کی طبیعت آزادانہ تھی مثل شہزادگان وقت، آلات طرب کے ساتھ گانا بجانا سنتے، شکار کھیلتے والد گرامی نے ایک مرتبہ ڈانٹ ڈپٹ کی تو رات خواب میں حضور غوث پاکؒ کی زیارت ہوئی جو فرما رہے تھے محمد غوث! عبدالقادر میرا بیٹا ہے اسکی نگہداشت میرا کام ہے تم اپنے دوسرے بچوں کی نگرانی کرو صبح جب والد گرامی سے یہ خواب سنا تو دنیا ہی بدل گئی آلات طرب و سامان صید و شکار ٹھکانے لگا کر یوں تائب ہوئے کہ عبدالقادر ثانی ہو گئے۔ فقر و استغناء کی مثال نہ تھی حاکم سنجر

Marfat.com

نے گورنری کی پیشکش کی مگر آپ نے ٹھکرادی۔ صائم النہار، قائم اللیل تھے حضور سید عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ (۱۸ ربیع الاول ۹۴۰ھ/1538ع) میں وفات پائی۔ آپ کا مزار اوچ گیلانیاں (ضلع بہاولپور) میں ہے۔

محمد غوث بالا پیر قدس اللہ سرہ

امام المتقین والصالحین، سلطان الراسخین، ہادی السالکین، مرشد الراشدین، صورت شبر و شبیر، میر سید محمد غوث بالا پیر، آپ اپنے نانا پاک ﷺ کی طرح یتیم پیدا ہوئے۔ آپ حضرت زین العابدینؒ کے بیٹے اور سید عبدالقادرؒ ثانی کے پوتے تھے۔ والدہ ماجدہ کی طرف سے سلسلہ نسب حضرت مخدوم سید عبداللہ ربانی اچوی کے واسطہ سے جناب غوث اعظمؒ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے دادا عبدالقادر ثانی آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ نے ابتدائی کتب مولنا عبدالرحمٰن جامیؒ اور مولینا معزالدین ملتانی سے پڑھیں جو ان دنوں اچ میں مدرسہ قادریہ کے صدر مدرس تھے۔ سید عبدالقادر ثانی نے آپ کو خرقہ خلافت عطا فرما کر ستگھرہ جانے کا حکم دیا۔ آپ سیرو سیاحت کیلئے ناگور، آگرہ، اجمیر، دہلی، ایبٹ آباد اور بالاکوٹ بھی تشریف لے گئے۔ بالاکوٹ کی نسبت نام بالا پیر پڑ گیا۔ آپ مشائخ قادریہ میں یکتائے زمانہ تھے۔ فرمایا کرتے تھے "کہ میرا نام جناب غوث اعظمؒ کے نعل پاک کے تلوے پر لکھا ہوا ہے، جب آپ عالم بالا پر چلتے ہیں تو جس قدر وہ نام وہاں گھستا ہے اسی قدر دنیا میں میرا نام چمک اٹھتا ہے"۔ آپ کے روحانی اور اویسی خلفاء میں سید داؤد کرمانی (۹۸۲ھ) شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ، اور سلطان ہاتھی وانؒ (۱۲۵۰ھ) جیسے بزرگ شامل ہیں۔ آپ نے (۹ شوال ۹۵۵ھ/1548ع) کو رحلت فرمائی۔ آپ کا مزار

اقدس ستگھرہ (ضلع اوکاڑہ) کے قریب مرجع خلائق ہے۔ ہر ماہ قمری کی پہلی جمعرات وہاں زائرین کا جمِ غفیر ہوتا ہے۔

غوث بالا پیر اے سلطان من
از ولائے تو منور جان من
روز محشر عشق تو سامان من
در جہاں ہم یاد تو ایمان من

(مراتب اختر)

سید جیون شاہ قدس اللہ سرہ

نصیر الملۃ والدین، سلطان الکاملین، برہان المتقین، آپ حضور بالا پیر سائیں کے صاحبزادے تھے۔ اپنے والد گرامی القدر کی طرح عابد و زاہد اور عالم فاضل شخصیت تھے۔ شروع شروع میں طبیعت آزادانہ اور کھیل کود کی طرف زیادہ مائل تھی لکھنے پڑھنے کی طرف توجہ بہت کم تھی۔ ایک دن عام بچوں کے ساتھ مویشی چرانے جنگل کی طرف چلے گئے شام جب واپس آئے تو والد گرامی نے اظہار ناراضگی فرمایا حسب روایت رات حضور غوث پاک کی زیارت ہوئی جو فرما رہے تھے محمد غوث تو نے بچے کا دل دکھایا آئندہ اسے کچھ مت کہنا یہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا اور میرے بعد تیسرا قادر کہلائے گا۔ اس دن کے بعد آپ کی عادات و اطوار بدلتے چلے گئے اور مخلوق میں عبد القادر ثالث کے نام سے مشہور ہوئے۔ اپنے والد کے ہاتھ پر بیعت کی۔ انکی وفات کے بعد لاہور تشریف لائے۔ بے شمار مخلوق خدا نے آپ کی ذات با برکات سے فیض حاصل کیا۔ آپ کا وصال (۱۰۲۲ھ/1613ع) میں ہوا آپ کا

Marfat.com

مزار لاہور ہائی کوٹ کے بالکل قریب مقبرہ شاہ چراغ میں واقع ہے۔

سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

لائق صد آداب ، گوہر نایاب ، آپ جناب سید عبد القادر الثالث کے صاحبزادے تھے۔ تعلیم ظاہری اور باطنی اپنے والد ماجد سے مکمل کی اور لاہور میں مسند خلافت قادریہ پر جلوہ گر ہوئے ۔ بے شمار لوگ آپ کے حلقہ عقیدت میں داخل ہوئے۔ علماء و مشائخ وقت آپ کا بے حد عزت و احترام کرتے تھے۔ آپ کا وصال (۱۰۳۷ھ/ 1627ع) نور الدین محمد سلیم جہانگیر کے دور میں ہوا آپ کا مزار اپنے والد کے ساتھ ہے۔

سید زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ

برہان الصالحین، غیاث المسلمین ، راحت المریدین آپ سید عبدالوہابؒ کے بیٹے اور سید عبدالقادر ثالثؒ کے پوتے تھے۔ آپ لاہور میں پیدا ہوئے۔ اپنے والدؒ سے ہی خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کا اور حضرت میاں میر قادریؒ (متوفی ۷ ربیع الاول ۱۰۴۵ھ) کا زمانہ ایک ہے۔ اگرچہ تذکروں میں آپ کی ملاقات ثابت نہیں مگر یہ بھی ممکن نہیں کہ دو مقتدر ہستیاں جو ہم مشرب ہوں، ایک ہی جگہ رہتے ہوئے ایک دوسرے سے بے خبر رہیں۔ مغل شہزادگان بھی آپکا بے حد احترام کرتے تھے۔ آپ کا مزار شریف مقبرہ داتا شاہ چراغ متصل ہائی کورٹ لاہور میں واقع ہے۔

سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

شیخ المشائخ ، امام الطریقت، سلطان الحقیقت ، کاشف غوامض معرفت ،

آپ سید عبد الوہاب کے صاحبزادے اور سید زین العابدین کے چھوٹے بھائی تھے۔ جب آپ ابھی رحم مادر میں تھے تو آپ کے دادا سید عبد القادر ثالث نے اپنے بیٹے عبد الوہاب سے فرمایا کہ اے عبد الوہاب عنقریب ہمارے گھر میں ایک چراغ روشن ہوگا جسکی ضو سے ہمارا پورا خاندان روشن ہو جائے گا۔ پس آپ کی ولادت کے بعد آپ عبد الرزاق داتا شاہ چراغ کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ نے کئی بار حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ شہنشاہ شاہ جہان آپ کا عقیدت مند تھا اسنے ریاست کپورتھلہ میں آپ کو ایک جاگیر بھی ہدیہ کے طور پر پیش کی تھی۔ آپ کا وصال (۲۲ ذیقعد ۱۰۶۸ھ/12 اگست 1657ع) میں ہوا۔ اور اپنے آبائی قبرستان لاہور میں ہی دفن ہوئے۔ اب وہ مقبرہ آپ کی نسبت (داتا شاہ چراغ لاہوری) مشہور ہے۔

سید مصطفیٰ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

عارف باللہ، سالک طریقت بیضا، واقف حقیقت و اسرار مصطفیٰ، آپ سید عبد الرزاق شاہ چراغ کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ مشائخ میں خوب جانے پہچانے جاتے تھے۔ آپ کی بیعت اپنے والد ماجد سے تھی اور انکی وفات کے بعد مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے اور پندرہ برس تک سالکین حق کی پیاس بجھانے کے بعد (۱۳ شعبان المعظم ۱۰۸۴ھ/ 1673ع) اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں وفات پائی۔ آپ کا مولد ومنشا و مدفن لاہور ہے۔

سید محمود گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

پاک طینت، نیک سیرت، باعث فلاح و بہبود، سید محمود آپ سید شاہ چراغ

Marfat.com

کے صاحبزادے اور سید مصطفیٰ کے چھوٹے بھائی تھے۔ ظاہری و باطنی فیض اپنے والد بزرگوار سے حاصل کرتے رہے انکی وفات کے بعد آپ نے اپنے بڑے بھائی سید مصطفیٰ کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی اور انکی صحبت سے بہرہ ور ہوئے۔ ان دنوں ملکی حالات اچھے نہ تھے اور لاہور مغل شہزادوں کی باہمی چپقلش کے باعث فسادات کی لپیٹ میں تھا۔ آپ ان حالات میں لوگوں کو صبر و تحمل کی نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا وصال لاہور میں ہی ہوا اور مقبرہ شاہ چراغ میں مدفون ہیں۔

سید مجتبیٰ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

پیکر تسلیم ورضا، واقف حقیقت علیا، مجسم ھدیٰ، معین الوریٰ، آپ سید مصطفیٰ کے صاحبزادے ہیں دنیاوی تعلیم و تربیت کے بعد روحانیت کی طرف رجحان ہوا تو اپنے چچا سید محمود کی خدمت میں بیعت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا یہ میرے پاس تمہاری امانت ہے اسے جلد وصول کرو۔ چنانچہ آپ نے انکے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ پابند شریعت و طریقت تھے۔ آپ کے آستانہ پر لوگوں کا اکٹھ رہتا آپ انکی تدریس و تربیت میں ہمیشہ مشغول رہتے۔ آپ کی وفات ۱۷ صدی عیسوی کے شروع میں ہوئی مزار احاطہ شاہ چراغ میں ہے۔

سید امام حیدر بخش رحمۃ اللہ علیہ

ناصر الخلائق و عارف الحقائق، قبلہ سالکان، بن سید اللہ بخش بن سید اسماعیل بن سید شاہ چراغ لاہوریؒ حضرت شاہ چراغ کی وفات کے بعد آپ کے بڑے صاحبزادے اسماعیل سلطان پور لودھی (بھارت) چلے گئے تھے۔ وہیں آپ کی اولاد ہوئی۔ امام حیدر بخش نے ظاہری تعلیم اپنے والد اور دوسرے بڑے بڑے علماء وقت

سے حاصل کی۔آپ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔اپنی روحانی پیاس بجھانے کیلئے سیاحت کرتے ہوئے لاہور تشریف لائے اور اپنے چچا سید مجتبیٰ ؒ کے دست اقدس پر بیعت کی۔کچھ وقت انکی خدمت میں رہے اور اصلاح قلب کے بعد واپس سلطان پور چلے گئے۔وہیں آپ کا وصال ہوا آپ کا مزار شریف بھی وہیں ہے۔

سید حسن بخش رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الطریقت، حجۃ السالکین، مخدوم المخادیم، ذوالمدح والتوصیف، صاحب الارشاد و التصنیف، بانی شیخو شریف، حضرت سید ابو محمد حسن بخش گیلانی القادری المعروف داتا حسنین سائیںؒ ۔آپ مادر زاد ولی تھے بچپن سے ظہور کرامات ہونے لگا۔آپ نے خرقہ خلافت اپنے والد ماجد سے حاصل کیا انکی وفات حسرت آیات کے بعد سیاحت کو نکلے پہلے لاہور حاضر ہوئے داتا شاہ چراغ کے مزار پر حاضری دینے کے بعد اپنے جد اعلیٰ سید محمد غوث بالا پیر کے حضور حاضری دی۔وہاں آپکو تھوڑی دور ایک جگہ جانے اور مستقل رہائش کا حکم ہوا۔یہی جگہ شیخو شریف کے نام سے موسوم ہے۔اسی جگہ آپ نے دوسری شادی سید غلام محمد غوث بن سید غلام مرتضیٰ گیلانی سنگھروی کی صاحبزادی سے کی۔آپ کے ہاتھ پر متعدد سکھوں اور غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔آپ حنفی المسلک اور طریقت قادریہ کے کامل شیخ تھے۔آپ کے خلفاء میں دو ہستیوں کو شہرت دوام نصیب ہوئی، ایک آپ کے صاحبزادے سید عبدالقادرؒ اور دوسرے سید سخی سیدنؒ سائیںؒ جنہوں نے دیپالپور مسند ارشاد سنبھالی۔آپ کا وصال غالباً (۱۱۹۱ھ/1780ع) ہے۔آپ کا مزار بالا پیر سائیںؒ کے پائنتی کی جانب ہے۔

Marfat.com

سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ

کامل الکاملین، اَعرفُ العارفین، مخدوم الخادیم ،آپ داتا حسنین سائیںؒ کے بڑے فرزند تھے۔آپ کی ولادت سلطان پور لودھی میں ہوئی۔علوم ظاہری بیشتر اپنی والدہ ہی سے سیکھے۔جب حسنین سائیںؒ آپ کو چھوڑ کر شیخو شریف آئے تو آپ کا دل بھی فراق میں اداس ہو گیا۔اپنی والدہ کو ساتھ لیا اور تلاش کرتے ہوئے لاہور اور پھر شیخو شریف آ گئے۔آپ بڑے پابند شریعت اور کامل طریقت تھے۔آپ مزاجاً بڑے نفیس اور پاکیزہ اطوار تھے۔خوبصورت اردو لہجہ میں گفتگو فرماتے۔آپ کی بیعت اپنے والد بزرگوار سے تھی۔آپ حنفی المسلک اور طریقت قادریہ کا مکمل نمونہ تھے۔آپکا وصال شیخو شریف (ضلع اوکاڑہ) میں ہوا۔آپ کے سن وصال کی تصدیق نہیں ہو سکی غالباً (1815ع) کے قریب تر ہے۔مزار آپ کے والد کے پہلو میں احاطہ دربار بالا پیر سائیںؒ میں ہے۔

سید سید محمد گیلانی الشیخوی رحمۃ اللہ علیہ

قدوۃ السالکین، حجۃ العاشقین، امام الواصلین شیخ الطریقت الشیخویہ،سید سید محمد سائیں، آپ داتا حسنین سائیںؒ کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔آپ کا نسب مادری داتا شاہ چراغ لاہوری سے اسطرح ملتا ہے۔سیدۃ بی بی ہاجرہ بنت سید غلام محمد غوث بن سید مرتضیٰ گیلانی بن سید نصر اللہ بن سید عبدالرزاق شاہؒ چراغ ،آپ کی ولادت باسعادت (عروج ماہ ذوالحجہ ۱۱۸۰ھ/ 1769ع) میں ہوئی۔آپ کی ولادت کی بشارت جناب حسنینؒ کو بالا پیر سائیںؒ نے اور آپ کی والدہ کو سید المرسلین ﷺ اور علی المرتضیٰؓ نے خواب میں دی۔آپ مادرزاد ولی تھے آپ کا بچپن

Marfat.com

دوسرے بچوں سے مختلف تھا، اکثر جذب و مستی کی کیفیت طاری رہتی بچپن سے ہی کرامات کا ظہور ہونے لگا۔ آپ نے تربیت کے ابتدائی مراحل اپنے والد کے زیر سایہ طے کئے اور انکی وفات کے بعد اپنے بڑے بھائی سید عبدالقادر کے دست مبارک پر بیعت کر کے انکی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ سید عبدالقادرؒ آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ کی تمام تر زندگی مجاہدات پر مبنی ہے۔ کئی بار حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور تاحیات غوث الاعظمؓ کی زیارت اور راہنمائی سے مشرف رہے۔ آپ نے فرمایا کہ محبوب سبحانیؒ نے مجھے توکل، توبہ، ذکر و فکر، صدق و صفا، فنا و بقا، وجد و عرفان، خوف و رجاء، کے معنی تفصیلاً سمجھا کر فیض یاب کیا حتیٰ کہ میری صفات مٹ گئیں اور میں نے قرب حضوری کو پا لیا۔ آپ سے اس قدر کرامات ظاہر ہوئیں کہ احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔ آپ کا وصال (۱۲۶۰ھ/ 3 اپریل 1849ع) ہے۔ آپ کا مولد و منشا و مدفن شیخو شریف ہے۔ آپ پہلے بزرگ ہیں جنکا مزار شیخو شریف بنایا گیا۔

سید عبدالرزّاق گیلانی القادری رحمۃ اللہ علیہ

معین الملۃ والدین، عارف العارفین مرشد سادات، صاحب فہم و ادراک، ہادی عبدالرزاق پاکؒ، آپ سید عبدالقادر کے صاحبزادے اور سید سید محمد سائیں کے بھتیجے تھے۔ آپ کی ولادت (۱۲۰۹ھ/1792ع) میں ہوئی۔ تربیت کے ابتدائی مراحل اپنے والد ماجد کے زیر سایہ طے کئے پھر اپنے چچا سید سید محمدؒ کے دست اقدس پر بیعت کر کے سلوک و معرفت کی باقی ماندہ منازل طے کیں۔ آپ صاحب کرامت ولی تھے۔ آپ کی زلفیں شانوں تک تھیں۔ اسی سبب سے لقب ''زلفاں

Marfat.com

والی سرکار" پڑ گیا مزاج شریف اور زیادہ تر عادات اپنے چچا سے ملتی تھیں۔ (۶ صفر المظفر ۱۳۰۴/ 1887ع) میں ۹۵ سال کی عمر میں وصال ہوا۔ شیخوشریف آپ کا مولد ومنشا ومدفن بنا۔

سید احمد گیلانی القادری رحمۃ اللہ علیہ

معین الفقراء، صاحب حلم وجود وسخاء ، بے ریاء، مرشد وراہبر، ابواکبر سید احمد شاہ صوفی صابرؔ، آپ سید مہر علیؒ بن سید سید محمد سائیںؒ کے صاحبزادے تھے۔ کمال صبر وتحمل اور عبادت وریاضت سے مخلوق میں صوفی صابرؔ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ لکھنا پڑھنا معمولی جانتے تھے مگر آپ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ کئی علماء دین آپ کے مرید تھے۔ شرقپور میں آپکے مرید بکثرت تھے جب کبھی آپ تشریف لے جاتے تو پیر شیر محمدؒ شرقپوری آپ کی زیارت کیلئے خصوصاً حاضر ہوتے اور دیر تک آپکی صحبت سے بہرہ ور ہوتے۔ آپ قائم اللیل، صوم النہار اور کم گو تھے۔ بہت کم کھانا تناول فرماتے۔ پورے شیخوشریف سے آپ کی خدمت میں کھانے پیش کئے جاتے مگر آپ کبھی کبھار کوئی سالن چکھ لیتے اور باقی غرباء ومساکین میں تقسیم کر دیتے۔ ہر وقت آپ کے آستانہ پر ضرورت مندوں کا جمگھٹا رہتا۔ آپ کی بیعت اپنے نانا سید عبدالرزاقؒ سے تھی۔ آپ مسلکاً حنفی اور مشرباً قادری تھے۔ آپ کے حجرہ اعتکاف پر نصب کتبے آج بھی اسکا بین ثبوت ہیں۔ آپ کے صرف ایک صاحبزادے تھے۔ جو کمسنی میں فوت ہو گئے۔ آپ کی ولادت (۱۲۵۵/ 1834ع) ہوئی اور آپ کی تاریخ وفات (۱۱ رجب المرجب ۱۳۶۰ھ/ 1939ع) ہے۔ آپ کا مزار احاطہ دربار سید محمد سائیںؒ میں ہے۔

Marfat.com

سید محمد حسین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مخدوم الفقراء، مجسم اخلاق نبویہ، مزین اطوار غوثیہ آپ سید سیّد علیؒ (متوفی ۱۱ جمادی اول ۱۳۴۹ھ/ 15 اکتوبر 1930ء) بن سید فضل علیؒ شاہ (متوفی ۱۳۰۹ھ) بن سید سید محمد سائیںؒ کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ کے صوفیانہ عادات و خصائل پیدائشی تھے۔ ابتدائی کتب اپنے والد سے پڑھیں اور درس نظامی مولٰینا نظام الدین صاحبؒ سے پڑھا، پابند شریعت اور کامل ہستی تھے۔ فراخی رزق کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی نے بے مثل سخاوت کی صفت سے مزین کیا تھا۔ قحط کے زمانوں میں رشتہ داروں، مریدوں اور دیگر غرباء و مساکین کی ضروریات کو پورا فرماتے۔ آپ کی بیعت صوفی احمد شاہ صابرؒ سے تھی۔ آپ اپنے ہمعصر معمر و مکرم مشائخ قادریہ کے نزدیک اپنی جوانی کے عالم سے ہی مستحسن حیثیت اور منفرد قدر و منزلت رکھتے تھے۔ خصوصاً محدث علی پور سید جماعت علی شاہؒ، مخدوم صدر الدین گیلانیؒ (ملتان)، سید اصغر علی گیلانیؒ (بستی غلام قادر پاکپتن) اور سید قطب علی شاہ صاحب بخاریؒ (پیر محل)۔ آپ نے سلسلہ چشتیہ اور نقشبند سے بھی روحانی فیض حاصل کیا۔ آپ کی ولادت (۱۳۱۵ھ) اور وفات (۲۱ ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ/ 30 مئی 1959ء) میں شیخوشریف میں ہوئی۔ آپ کے خلفاء سادات میں قابل ذکر آپ کے صاحبزادے سید مراتب غوثؒ، سید افضال حسین زاد اللہ عمرہٗ، آپکے بھتیجے سید مشتاق حسینؒ گیلانی الشیخوی (متوفی ۲۳ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ/ ۲۶ فروری ۱۹۸۴ء) اور دیگر سادات کرام سید عبد الستار الجعفری البخاریؒ (منڈی وار بٹن) سید قطب علی شاہ بخاریؒ (جھوک سیفل) اور میاں نیاز علیؒ، میاں محمدؒ، میاں فاضلؒ اور منشی علم الدینؒ

Marfat.com

قادری صاحب مشہور ہیں۔

نوٹ: سید سید علیؒ سائیں کی بیعت اپنے تایا سید سید محمودؒ (م ۲۷ رجب ۱۲۹۷ھ) کے ساتھ تھی۔

سید مراتب علی رحمۃ اللہ علیہ

صاحب شرافت ونجابت، پیکر متانت، واقف رموز معرفت مرشدی سید مراتب علیؒ بن سید محمد حسین گیلانی القادریؒ آپ کی بیعت تبرک سید احمد شاہ صوفی صابرؒ سے تھی اور اپنے والد ماجد کی صحبت سے فیض حاصل کیا۔ جو کہ ایک متبحر عالم دین تھے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد میٹرک ساہیوال سے کیا، اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اردو کا امتحان پاس کیا۔ اساتذہ کی طرف سے مراتب اختر کا خطاب ملا۔ عربی، فارسی اور انگریزی میں بھی یکساں عبور حاصل تھا۔ لاہور میں مولینا عبدالمجید سالک اور مولینا صلاح الدین سے صحبت رہی ساہیوال میں سید منظور حسین مجبورؒ اور مجید امجد صاحبؒ سے گہری دوستی تھی۔ لاہور میں قیام کے دوران حضور غوث اعظم کی توجہ کے باعث یہ ماڈرن نوجوان، جدید غزل کا منفرد شاعر "جنگل سے پرے سورج" اور "گنج گفتار" کا خالق ہر چیز کو خیر آباد کہہ کر شیخو شریف چلا آیا اور مخلوق خدا میں مراتب غوث کے لقب سے مشہور ہوئے۔ باقی ساری زندگی سلسلہ قادریہ کی تبلیغ اور خدمت میں گذار دی۔ آپ کا ایک ہی بیٹا تھا جو کمسنی میں فوت ہو گیا۔ اور کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ کی ولادت (۱۳۶۰ھ/1939ع) میں ہوئی اور وفات (۱۰ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ/ 25 دسمبر 1988ع) کو ہوئی آپ کا مزار شیخو شریف میں ہے۔

نَوَّرَاللہ ضریحہٗ

ملفوظات عالیہ پیران سلسلہ قادریہ

حضرت امام حسنؒ بصری سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا :

" مجھے نو چیزوں کی وصیت فرمائی گئی ہے۔ کہ میں خفیہ اور ظاہری طور پر اخلاص سے پیش آؤں، خوشی اور ناراضگی کی صورت میں عدل قائم کروں، مالداری اور فقیری کی حالت میں میانہ روی سے چلوں، اور اس شخص کو معاف کردوں جس نے مجھ پر ظلم کیا ہو، اور اس شخص کو عطا کروں جس نے مجھ کو محروم کیا ہو، اس سے تعلق جوڑوں جس نے قطع تعلق کیا ہو، میری خاموشی میں فقر ہو، میری باتوں میں ذکر ہو، اور میری نظر میں عبرت ہو۔

☆

"سلام پھیلاؤ، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو، اور ایک دوسرے کو ہدیہ دو تم آپس میں محبت کرنے لگ جاؤ گے"۔

☆

"بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نماز میں کھیل کود اور بے دھیانی، روزے میں بری بات اور قبروں کے پاس ہنسنے کو منع فرماتے ہیں"۔

(البیان والتبیین)

☆☆☆

حضرت علیؑ نے فرمایا:

"جب تم پر نعمتوں کا آغاز ہو جائے، تو ناشکری کر کے انتہائی اور آخری نعمت کو نہ روکو"۔

☆

"جب فرائض کو نقصان پہنچے تو نوافل سے رضائے خدا نہیں ملتی"۔

☆

"تنہائیوں میں گناہ کرنے سے ڈرو، کہ جو حاکم ہے وہی گواہ بھی ہے"۔

☆☆☆

حضرت حسنؑ مجتبیٰ نے فرمایا:

"تمہیں اپنے اندرونی اسرار کا مخفی رکھنا لازم ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ضمیروں کے راز جاننے والا ہے"۔

☆

جب آپؑ سے حضرت حسن بصریؒ نے جبریہ اور قدریہ کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ

Marfat.com

نے حسن بصریؒ سے فرمایا '' ہمارا دین جبر و قدر کے درمیان ہے''۔

☆

حضرت حسینؓ نے فرمایا :

'' تیرا شفیق ترین بھائی، تیرا دین ہے''۔

☆☆☆

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا:

'' مجھے ایسے لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جن کو اپنا مآل کار معلوم نہیں اور ہنستے ہیں''۔

☆

مومن وہ ہے جو ہر حال میں یکساں ہو، ایسا نہیں کہ جب کوئی نہ ہو جو جی چاہے کرے اور جو زبان پر آئے بکے ''۔

☆

''حیرت و تعجب ہے آدمی پر کہ تکبر کرتا ہے، حالانکہ دن میں کئی بار اپنے ہاتھ سے پاخانہ دھوتا ہے''۔

☆☆☆

حضرت علی زین العابدینؒ نے فرمایا:

'' وہ شخص دارین میں نیک بخت ہو سکتا ہے، جو جب خوش ہو تو باطل پر نہ ہو ـــــ اور جب غضب ناک ہو تو اسکا غصہ اسے حق سے باہر نہ کر دے''۔

☆☆☆

حضرت امام محمد باقرؒ نے فرمایا :

'' ہر وہ چیز جو تجھے مطالعہ حق سے باز رکھے وہی تیرا طاغوت ہے''۔

Marfat.com

☆

حضرت حبیب عجمیؒ نے فرمایا:

"رضا ایسے دل میں ہے جو نفاق کے غبار سے پاک ہو، چونکہ رضا دوستوں کی صفت ہے اور نفاق دشمنوں کی صفت ہے"۔

☆☆☆

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

"جس نے اللہ کو جان لیا وہ ماسوی اللہ سے علیحدہ ہو گیا"۔

☆

"توبہ کے بغیر عبادت صحیح نہیں، حتی کہ خود اللہ تعالی نے عبادت پر توبہ کو مقدم کیا، اس لئے توبہ عبادت کی ابتداء ہے اور عبدیت کی انتہاء ہے"۔

☆☆☆

حضرت داؤد طائیؒ نے فرمایا:

"کہ جب میں اپنے کپڑے دھوتا ہوں تو خیال آتا ہے کہ اپنے دل کو بھی ایسے مل کر دھوؤں تاکہ آلائش دنیوی سے بالکل صاف ہو جائے"۔

☆

آپ روٹی پانی میں گھول کر پی لیتے اور فرماتے کہ اتنی دیر میں کہ نوالے بنا بنا کر چباؤں میں پچاس آیات کی قراءت کر سکتا ہوں"۔

☆☆☆

حضرت شیخ معروف کرخیؒ سے کسی نے پوچھا کیا کھاتے ہیں ؟۔

فرمایا: "مہمان ہوں جو کھلاتے ہیں کھاتا ہوں"۔

Marfat.com

☆

ایک روز فرمارہے تھے کہ "اے نفس ! مجھ کو خلاصی دے کہ اس میں تیری بھی خلاصی ہے"۔

☆☆☆

حضرت سری سقطیؒ فرمایا کرتے تھے کہ "دن میں چند بار آئینہ دیکھتا ہوں کہ کہیں شامت اعمال سے میرا چہرہ تو سیاہ نہیں ہو گیا"۔

☆

فرماتے تھے کہ "چالیس سال سے میرا نفس شہد کی خواہش کر رہا ہے لیکن میں نے اس کو نہیں دیا"۔

☆

"فقیر صابر، غنی شاکر سے افضل ہے۔"

☆

"تصوف دل کو صاف کرنا ہے۔"

☆

"رضا یہ ہے کہ تو بلا کو نعمت شمار کرے"۔

☆

"صوفی وہ ہے جو اپنے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں سنت نبوی ﷺ لیوے"۔

☆☆☆

حضرت ابو بکر شبلیؒ نے ایک مجلس میں کہا اللہ ، اللہ ۔

Marfat.com

ایک درویش نے کہا۔ شبلی ! ''لا إلٰہ إلا اللہ کیوں نہیں کہتا''۔

فرمایا۔ ''ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ لا إلٰہ کہوں اور مر جاؤں''۔

یہ ارشاد سن کر درویش کانپنے لگا۔

☆

فرمایا: '' مرید کا کام اس وقت مکمل ہوتا ہے جب اسکا حال سفر و حضر میں یکساں اور حاضر و غائب میں یک رنگ ہو''۔

☆☆☆

حضرت ابوالحسن ہنکاریؒ سے کسی نے کہا۔

أأنت شیخ الإسلام کہ آپ شیخ الاسلام ہیں؟

فرمایا ''نہیں بلکہ أنا شیخ فی الإسلام۔ ''میں اسلام میں بوڑھا (کمزور) ہوں''۔

☆☆☆

حضور السید عبدالقادر جیلانیؒ کی نصیحت اپنے صاحبزادے کو:

اوصیك بتقوی اللہ وطاعتہ ولزوم ظاهر الشرع وسلامة الصدور وسخا النفس وبشاشة الوجه وبذل الندي و كف الأذى وحمل الأذى والفقر وحفظ حرمات المشائخ وحسن العشرة مع الاخوان والنصيحة الأصاغر وترك الخصومة مع الأرفاق وملازمة الإيثار ومجانبة الأذخار۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقوی اختیار کرو اور احکام شریعت کی پابندی لازم رکھو اور سینہ کو صاف رکھو اور نفس میں جوانمردی رکھو، کشادہ رُو رہو، سخاوت اختیار

Marfat.com

کرو اور ایذا سے بچو، اور ایذا پر تحمل کرتے رہو اور آداب درویشی نگاہ میں رکھو، بزرگوں کی بزرگداشت کرتے رہو، بھائیوں سے اچھا برتاؤ کرو چھوٹوں کو نصیحت کرتے رہو، اپنے رفیقوں سے جنگ نہ کرو، ایثار کو اپنے پر لازم کرلو اور ذخیرہ مال سے اجتناب کرو۔

☆☆☆

حضرت سید صفیؒ الدین صوفی نے فرمایا۔

" ظاہر شریعت پر عمل کرو، کتاب اللہ اور سنت ﷺ سے تمسک رکھو، سلف صالحین کے طریقے پر چلو، اعتقاد اہل سنت جماعت رکھو، بلاؤں پر صبر اختیار کرو۔

☆☆☆

حضرت سید ابو العباسؒ نے فرمایا۔

" خدائے کریم وہاب پر توکل کرو، فقیروں کی مجالس اختیار کرو، دل میں حزن وملال رکھو اور چہرہ ہشاش بشاش رکھو۔

☆☆☆

سید مسعودؒ نے فرمایا۔

" اخوان طریقت کو تلاش کرو، مسکینوں پر رحم کرو جود وسخا کے وصف سے متصف ہو جاؤ، امور شریعت کی پابندی کرو، یہی راہ نجات ہے۔

☆☆☆

سید شمس الدین محمدؒ نے فرمایا۔

" جو طریق صوفیہ کا مخالف ہو اس کی صحبت سے بچو، جس کام سے دل میں تشویش پیدا ہو اسے ترک کردو، سماع کو اختیار نہ کرو اگرچہ لہو ولعب سے پاک ہی

Marfat.com

کیوں نہ ہو۔

☆☆☆

سیدنا عبدالقادر ثانیؒ فرمایا کرتے تھے:

"فجر کے وقت اٹھو اور سارے دن کی برکتیں سمیٹ لو۔"

☆☆☆

حضرت سید محمد غوث بالا پیر قدس اللہ سرہ نے فرمایا:

"جو عالم امراء سلاطین سے میل جول رکھے وہ عالم دین نہیں ہو سکتا"۔

☆☆☆

کسی نے عرض کیا کہ موت سے بڑا ڈر آتا ہے۔ فرمایا "موت برحق ہے، خدا سے ڈر اور سامان آخرت تیار کر موت کا ڈر جاتا رہیگا، جو خدا خوفی کرتا ہے اسکے دل سے ہر خوف نکل جاتا ہے۔

☆☆☆

حضرت سید عبدالرزاق شیخویؒ نے فرمایا:

کہ ہمیں ہمارے بزرگوں نے وصیت کی کہ پانچ آدمیوں کی صحبت سے باز رہنا۔ یعنی بخیل، کاذب، قاطع رحم، احمق اور فاسق۔

☆☆☆

سیدنا احمد شاہ صوفی صابرؒ اکثر فرمایا کرتے تھے:

"یا اللہ مجھے فاقہ کے ایسے ذائقے عطا فرما جو مجھے کھانے اور پینے کی لذتوں سے بے نیاز کر دیں"۔

☆☆☆

Marfat.com

حضرت محمد حسین گیلانیؒ نے فرمایا:

''اس امر کو دل پر نقش کرلیا جائے کہ دل کے اطمینان کی دولت ذکر خدا کے بغیر نہیں مل سکتی''۔

☆

☆

''درود پاک کو اپنا معمول بناؤ اور روحانی نعمت سے مالا مال ہو جاؤ''۔

☆

''سادہ زندگی اختیار کرو، سادہ خوراک جسم کیلئے مفید، روح کیلئے اکسیر اعظم ہے، سادہ پوشاک درویشوں کی علامت ہے، فضول خرچی سے بچو''

☆

''پوری طرح جان لو کہ جو شخص اول عمر میں خواہشات پر قابو نہیں پا سکتا، آخر عمر میں اسے کیا توفیق حاصل ہو گی؟''۔

☆☆☆

سید مراتب علیؒ گیلانی نے فرمایا:

''یہ خطرناک غلطیاں ہیں ان سے بچو گے تو فلاح پاؤ گے''۔

(۱) اس خیال میں رہنا کہ ہمیشہ جوان اور خوبصورت رہوں گا۔

(۲) اس نیت سے گناہ کرنا کہ دو چار مرتبہ کر کے چھوڑ دوں گا۔

(۳) اپنا راز کسی دوسرے کو بتا کر اسے پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرنا۔

(۴) ہر شخص کے متعلق ظاہری صورت دیکھ کر رائے قائم کرنا۔

(۵) کسی کام کو ادھورا چھوڑ کر دوسرے وقت پر مکمل کرنے کی امید رکھنا۔

Marfat.com

(۶) اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرنا، اور اپنی اولاد سے اسکی توقع رکھنا۔

(۷) ہر ایک سے بدی کرنا اور آرام میں رہنے کی امید کرنا۔

(۸) اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقلمند سمجھنا۔

(۹) لوگوں سے ہمدردی نہ کرنا اور ان سے ہمدردی کی توقع کرنا۔

☆

فرمایا کہ ''تصوف اندر کی شریعت کو کہتے ہیں''۔

☆

''خدا تعالی کیلئے، اپنے رستوں میں ''آ گہی''، ''خدا آ گہی'' اور ''خود آ گہی'' کے اجالے بکھیرتے چلے جائیں''۔

فرمایا:

''جو مرید اپنے پیر کو حق سے الگ سمجھتا ہے، وہ مرید نہیں ہوسکتا''۔

پھر عارف رومی کا یہ شعر ارشاد فرمایا:

ہر کہ پیر و ذات حق را یک نہ دید ــ نے مرید و نے مرید و نے مرید

☆☆☆☆☆

تمّت بالخیر

Marfat.com

عکس شجرہ طلبیہ

سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

حسن بصریؒ	حسنین کریمینؓ
حبیب عجمیؒ	امام زین العابدینؓ
	امام محمد باقرؓ
	امام جعفر الصادقؓ
	امام موسیٰ کاظمؓ
داؤد طائیؒ	امام علیؓ رضا

معروف کرخیؒ

Marfat.com

کتابیات

قرآن کریم فرقان حمید	
مسند امام اعظمؒ	امام نعمان بن ثابتؒ
مسند احمدؒ	امام احمد بن حنبلؒ
بخاری شریف	امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ
مسلم شریف	امام مسلم بن حجاج نیشاپوریؒ
ترمذی شریف	امام محمد بن عیسیٰؒ ترمذی
ابوداود شریف	امام سلیمان بن اشعثؒ
الفتح ربانی	سیدنا غوث اعظمؒ
فتوح الغیب	غوث الأعظمؒ
کشف المحجوب	سیدنا علی ہجویریؒ
بہجۃ الأسرار	علامہ نور الدین شطنوفیؒ
قلائد الجواہر	محمد یحیٰ تادفیؒ
وفیات الأعیان	ابن خلکانؒ
طبقات الصوفیہ	ابو عبد الرحمٰن السلمیؒ
طبقات الحنابلہ	ابن ابی یعلیٰ
حلیۃ الأولیاء	الحافظ ابونعیم اصبہانیؒ
رسالہ قشیریہ	امام ابوالقاسم قشیریؒ

Marfat.com

اعلام	خیرالدین زرکلیؒ
مرۃ الأولیاء	شیخ محمد شعیبؒ
تحفۃ القادریہ	شاہ ابوالمعالی قادریؒ
تذکرۃ الاولیاء	خواجہ فریدالدین عطارؒ
شریف التاریخ	شریف احمد شرافتؒ
تذکرہ میر سید محمد غوث بالا پیر	سید افضال حسین گیلانی مدظلہ
حیات سید سید محمد سائیں	ایضاً
مشائخ قادرریہ	محمد دین کلیم قادریؒ
فضائل درود سلام	مولانا نذیر نقشبندی مدظلہ

Marfat.com

فرمان غوث اعظم

یبتغی للمؤمن ان یشتغل اولاً بالفرائض فاذا فرغ منها اشتغل بالسنن ثم یشتغل بالنوافل۔

مومن کو چاہیے کہ پہلے فرائض میں مشغول ہو، جب ان سے فارغ ہو تو سنتوں کا اہتمام کرے پھر نوافل کو اختیار کرے۔

Marfat.com

Marfat.com

تعلیماتِ سلسلہ قادریہ
کا
تبلیغی و اشاعتی ادارہ

صوتِ ہادی

شیخو شریف تحصیل و ضلع اوکاڑہ

297.682 س 95 ت
64690-U-67

ظفر بشیر پرنٹرز ساہیوال 0666)

Marfat.com

شجرۃ الأشراف

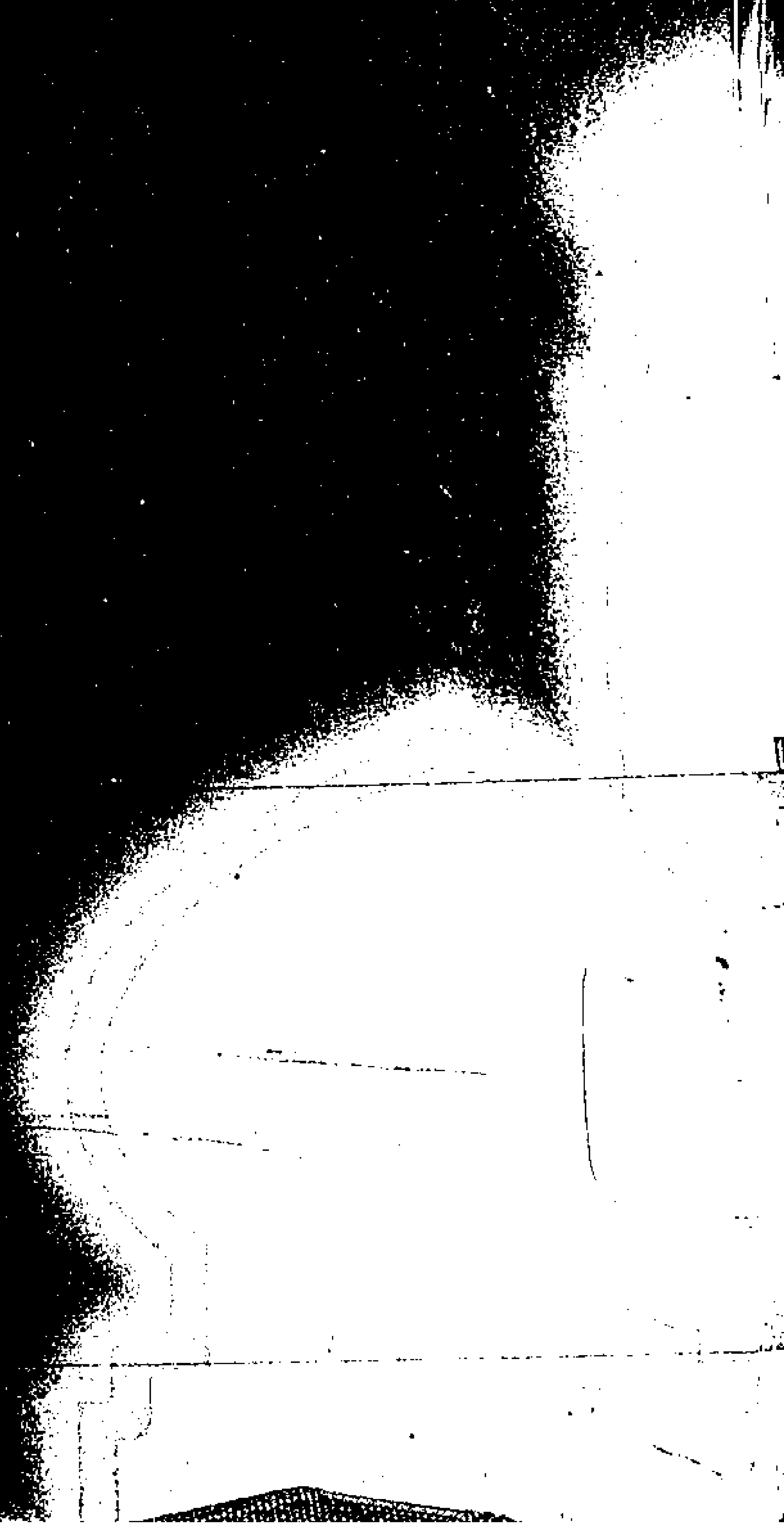

ادارہ صوت ہادی
شیخو شریف

Marfat.com